Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

BADR

The weekly Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

6-صفر 1437 ہجری قمری | 19-نبوت 1394 ہش | 19-نومبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اُس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اُس سے ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اُس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے۔ وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اُس سے ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمۂ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی اُن کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اُس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے اس لئے جو شخص اُس کی راہ میں مرتا ہے وہی اُس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اُس کیلئے سب کچھ کھوتا ہے اُسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پَیدا کرنیوالے اُس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اُس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اُس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبتِ الٰہی کی آگ میں تمام وجود اُس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اُس کی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق (ہے) اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اُس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلہ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں پُورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے اِسی طرح جس کو شعلۂ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اُس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اُس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالبِ حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ منجملہ اُن علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اُس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نُور اُس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنّی نہیں ہے۔ اور ایک ربّانی چمک اُس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیّت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی اُن کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اور ہیبتِ الٰہی اُن میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قُدرتِ تامّہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ اُن میں نظر آتا ہے اور اُس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ اُن میں محبوبیّت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں اور ربّانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور بعض پیشگوئیاں اُس کے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اُس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اُس کے دُشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کیلئے اور بعض اُس کی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وہ امور اُس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اُس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے خدا کا کلام اُس پر اُسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ ظن سے پاک اور یقینی ہوتا ہے۔ یہ شرف تو اس کی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیّت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اس کی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دنیا اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اُس کی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اُس کی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور مُردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اس کی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔

ایسا ہی اُس کے کان کو بھی مغیبات کے سُننے کی قوت دی جاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے اور بیقراریوں کے وقت ان کی آواز سے تسلّی پاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اُس کو پہنچ جاتی ہے۔ فلسفی کو مُنکر حنّانہ است۔ از حواسِ انبیا بیگانہ است۔ اِسی طرح اُس کی ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی ایک قوت دی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات وہ بشارت کے اُمور کو سُونگھ لیتا ہے اور مکروہات کی بد بو اُس کو آجاتی ہے۔ علیٰ ھٰذا القیاس اس کے دل کو قوتِ فراست عطا کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اس کے دل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس شیطان اُس پر تصرّف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ اُس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اُس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اُس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اُس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اُس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اُس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ نفسانی ہستی اُس کی بکلّی جل جاتی ہے اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اُس کو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوارِ الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 16 تا 18)

27 ویں مجلس مشاورت جماعت احمدیہ بھارت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ بھارت کی 27 ویں مجلس مشاورت مورخہ 26-27 اور 28 رفروری 2016ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار کو قادیان دارالامان میں منعقد کی جائے گی۔ انشاء اللہ

جماعتوں سے منتخب ممبران اس شوریٰ میں شامل ہونگے۔ اس تعلق سے تفصیلی سرکلر تیار کروا کر بجھوایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ بھارت کی 27 ویں مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس شوریٰ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھے اور خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے کیونکہ یہی بیعت کرتے ہوئے عہد کیا تھا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9/ اکتوبر 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ہالینڈ میں اکثریت کیسے احمدیوں کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں احمدیوں کی اکثریت ان لوگوں کی ہے جو پیدائشی احمدی ہیں یا وہ لوگ جن کے گھر میں انتہائی بچپن میں احمدیت آئی اور ان کی پروان احمدی ماحول میں چڑھی اور ان میں سے بھی اکثریت پاکستانیوں کی ہے جن کو اس ملک میں اس لئے رہنے اور یہاں کا شہری بننے کی اجازت ملی کہ آپ نے یہاں آکر اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان میں آپ کو آزادانہ طور پر اپنے مذہب کے مطابق، اسلامی تعلیمات کے مطابق اظہار اور عمل کی اجازت نہیں تھی یا نہیں ہے۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے جن پر براہ راست مقدمات بھی بنے ہوں۔

سوال احمدی ہونے کا اعلان کیا ذمہ داری ڈالتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدی ہونے کا اعلان آپ پر کچھ ذمہ داری ڈالتا ہے اور اس ذمہ داری سے وہ احمدی بھی باہر نہیں ہیں جو اپنی تعلیمی یا کسی اور قسم کی ماہرانہ صلاحیت کی وجہ سے اس ملک میں آئے اور یہاں آکر اپنی تعلیمی صلاحیتوں اور مہارت کو مزید نکھارنے کے مواقع ملے اور اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے منسوب بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح نومبائعین ہیں وہ جب بیعت کرتے ہیں اور جماعت میں اس لئے شامل ہوتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی سچائی پر انہیں یقین ہے تو بیعت کے بعد ان پر بھی اس بیعت کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

سوال پُرانے احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پس پرانے احمدی جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ان کے باپ دادا احمدی ہوئے یا انہیں بچپن میں ہی احمدیت مل گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے یہاں آکر انہیں بہتر حالات میسر آئے انہیں بھولنا نہیں چاہئے کہ وہ جماعت کے زیر احسان ہیں اور اس احسان کے شکرانے کے طور پر انہیں اپنی حالتوں میں غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اس احسان کے بارے میں بتاتے رہنا چاہئے اور یہ بھی کہ ان کی کیا ذمہ داری ہے اور یہ کہ آپ کے باپ دادانے جماعت میں شامل ہو کر جو عہد بیعت کیا تھا اسے کس طرح ہم نے ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے نبھانے کی کوشش کرتے رہنا ہے۔ یہاں آکر معاشی بہتری جو پیدا ہوئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتے ہوئے ہم نے اپنی نسلوں میں بھی اس تعلیم کو جاری رکھنا ہے۔ بچوں کو بتانا ہے کہ تمہیں اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بہتر طور پر نکھارنے کے جو مواقع ملے ہیں اس پر خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہوئے ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھنا ہے۔ خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا ہے۔

سوال ہر احمدی جو اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے اس پر کیا فرض عائد ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھے اور خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے کیونکہ یہی بیعت کرتے ہوئے عہد کیا تھا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو شرائط بیعت بیان فرمائیں ہیں ان میں سے دسویں شرط میں کس طرح کا تعلق قائم کرنے کی تلقین کی ہے۔ حضور انور نے اس کی تشریح میں کیا فرمایا؟

جواب شرائط بیعت کی دسویں شرط کے متعلق حضور انور نے فرمایا: یہ الفاظ ہمیں آپ علیہ السلام سے بے غرض اور بے انتہا محبت اور تعلق قائم کرنے کی ذمہ داری ڈال رہے ہیں۔ آپ ہم سے عہد لے رہے ہیں۔ کیا عہد لے رہے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مجھ سے محبت، تعلق اور بھائی چارے کے اعلیٰ معیار قائم کرو۔ یہ عہد لے رہے ہیں کہ یہ اقرار کرو کہ آپ کے ہر معروف فیصلے کو مانوں گا۔ یعنی ہر وہ بات جس کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا ہے۔ ہر وہ بات جس کی اسلام کی تعلیم کی روشنی میں آپ ہمیں ہدایت فرمائیں گے۔ اور پھر صرف اس کا ماننا ہی نہیں ہے، اس کی کامل اطاعت ہی نہیں ہے بلکہ مرتے دم تک اس پر قائم رہنے کی کوشش کروں گا اور عمل کروں گا۔ اور یہ عہد بھی کہ جو تعلق اور محبت کا رشتہ قائم ہوگا اس کا معیار ایسا اعلیٰ درجے کا ہوگا کہ جس کی مثال دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں نہ ملتی ہوگی۔ نہ ہی اس تعلق کی مثال اس حالت میں ملتی ہوگی جب انسان کسی سے وفا کی وجہ سے خالص ہو کر تعلق رکھتا ہے۔ نہ اس کی مثال اس صورت میں ملے جب انسان کسی کے زیر احسان ہو کر اپنے آپ کو اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔

سوال معروف اطاعت کے حضور انور نے کیا معنے بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کیا کوئی احمدی کبھی یہ تصور کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی بات قرآن و سنّت کے منافی کی ہوگی؟ یقیناً نہیں۔ پس جب نہیں تو پھر ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ معروف اطاعت کا مطلب ہے کہ محبت و اخلاص کو انتہا پر پہنچا کر کامل اطاعت کرنا اور کامل اطاعت صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب جس کی اطاعت کی جارہی ہے اس کے ہر حکم کی تلاش اور جستجو بھی ہو۔ پس ہم پر فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے جو توقعات رکھی ہیں، جو حکم دیئے ہیں ان کو تلاش کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں ورنہ تو صرف دعویٰ ہوگا کہ ہم ہر بات مانتے ہیں۔

سوال بیعت کا سچا منشا کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ''ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ صرف لفّاظی پر نہ رہیں''۔ ظاہر پر نہ رہیں، صرف باتیں ہی نہ ہوں۔ ''بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو''۔ سچا منشاء کیا ہے؟ فرمایا: ''اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں''۔ آپ نے فرمایا کہ ''ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے''۔ پس صرف اعتقادی طور پر اپنے آپ کو درست کر لینا، بیعت کر لینا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مان لینا، مسائل اور بحث میں دوسروں کے منہ بند کر دینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا اگر عملی تبدیلی نہیں ہے، عملی حالتیں اگر بہتر نہیں ہو رہیں۔

سوال اپنے نفس کی تبدیلی کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں) اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ کوشش کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے عمل سے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا (العنکبوت:70)۔ میں شامل ہو جاؤ۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو شخص نہایت لاپرواہی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفیض ہو جائے۔ جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈتا ہے'' یعنی خدا تعالیٰ کو ڈھونڈتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں اپنی بات ماننے، اپنے پیچھے چلنے اور اپنی اطاعت کرنے کا حکم کیوں دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آپ ہمیں یہ فرماتے ہیں کہ میری مانو اور میرے پیچھے چلو اور مجھ سے اطاعت کا تعلق رکھو تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈھنے کی راہیں ہمیں دکھائیں، ہمیں بتائیں کہ تم کس طرح اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے فیض سے ہمیں حصہ لینے والا بنائیں۔ اپنی نمازوں کو وقت پر اور صحیح رنگ میں ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے صدقہ و خیرات کی طرف بھی توجہ دیں۔ گویا کہ آپ سے تعلق اور اطاعت کا رشتہ ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھا رہا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو باتوں کا خیال رکھنے کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے ایک جگہ یہ نصیحت فرمائی کہ تم دو باتوں کا خیال رکھو۔ پہلی بات یہ کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسری بات یہ کہ اس کی یعنی اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔

سوال ہمارا سب سے بڑا غم کیا ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں) ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ ہر ایک خود اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ دنیا کا غم اسے زیادہ ہے یا دین کی بہتری کا غم اور یہ غم نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی اولاد کے لئے بھی ہے یا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف توجہ ہے یا نہیں ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے روزمرہ کے معاملات میں تقویٰ کی کس شاخ کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: روزمرہ کے معاملات میں بھی ناجائز غضب اور غصے سے بچنا تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر غصے میں آجاتے ہیں انہیں خود ہی اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہئے کہ وہ بھی تقویٰ سے دور ہو رہے ہیں۔

سوال اطاعت کے معیار اور جماعت احمدیہ کی اکائی کے قیام کیلئے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیعت کے وقت ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ ان شرائط کی پابندی کرے گا جو بیعت کی شرائط ہیں اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرے گا اور جیسا کہ مَیں نے کہا خلیفۂ وقت کا کام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام اور آپ کی نصائح کو آگے پھیلانا ہے۔ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے پہ پھیلانا ہے۔ پس جب ہر احمدی اس سوچ کے مطابق اپنے آپ کو بنائے گا تب ہی حقیقی اطاعت کے معیار قائم ہوں گے۔ تب ہی جماعت کی اِکائی قائم ہوگی۔ تب ہی تبلیغ کے میدان کھلیں گے۔ اگر ہر ایک یہ کہہ کر کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق اخوّت اور عقیدت ہے اور میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں اپنے اپنے راستے متعین کرنے لگ جائے تو کبھی ترقی نہیں ہو سکتی۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی اسی میں ہے کہ اس میں نظام خلافت قائم ہے اور جو تعلق ہر احمدی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس وجہ سے ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں تو اس تعلق کو آگے خلافت کے لئے بھی رکھنا ضروری ہے۔

سوال حضور انور نے ایم .ٹی.اے کے حوالے سے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پس آپ میں سے ہر ایک کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے اور اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم ٹی اے سے اپنا تعلق جوڑیں تا کہ اس اکائی کا حصہ بن سکیں۔ ہر ہفتہ کم از کم خطبہ سننے کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہر گھر اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا گھر کے ہر فرد نے یہ سنا ہے یا نہیں۔ اگر بیوی سنتی ہے اور خاوند نہیں تو تب بھی فائدہ نہیں اگر باپ سنتا ہے اور ماں اور بچے نہیں سن رہے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ انتظام جو اللہ تعالیٰ نے ایک اکائی بننے کے لئے پیدا فرمایا ہے اس کے لئے ایک وقت میں دنیا کے ہر کونے میں خلیفۂ وقت کی آواز پہنچ جاتی ہے اس کا حصہ بننے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ کریں۔

......☆......☆......☆......

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کو اب مختصر ایام رہ گئے ہیں اس سلسلہ میں جو مہمانان کرام قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

نیز فرمایا کہ ''پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصّہ لینا ان کے ایمان کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔''

چندہ جات باقاعدہ ادا کرنے والوں سے بھی بسا اوقات جلسہ سالانہ کی رقم رہ جاتی ہے۔ لہٰذا جملہ افراد جماعت سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا ہے۔ ان سے گذارش ہے کہ جلد از جلد مقامی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو اس کی ادائیگی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق دے اور افراد جماعت کے اموال میں برکت دے۔ آمین

شرح جلسہ سالانہ:۔ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والے احباب اپنی سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ادا کرنا ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

خطبہ جمعہ

افراد جماعت کو اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہئے۔ دینی علم رکھنے والے حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ خاص طور پر وہ جن کے سپرد تبلیغ کا کام ہے۔ مربیان ہیں، مبلغین ہیں ان کو چاہئے کہ خاص طور پر توجہ دیں

ہمارا یہی اصول ہونا چاہئے کہ ہم کسی کے لئے بددعا نہ کریں بلکہ ہمیں اپنے مخالفین کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ امت کو علماء سوء اور غلط لیڈروں سے بچائے اور عوام الناس کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ ہر ابتلا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے سامان لے کر آتا ہے

دنیا میں خیالات ایک دوسرے پر اثر کر رہے ہوتے ہیں مگر ان کا پتا نہیں لگتا۔ پس خاص طور پر نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کی دوستیاں، ان کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں سے ہو جو اُن پر بد اثر نہ ڈالیں

اگر ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو جائے کہ بجائے اپنے دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں سچائی پر قائم رہنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں تو جہاں یہ بات ہماری اپنی تربیت کے لئے، اپنے ثواب پہنچانے کے لئے فائدہ مند ہوگی ہماری نسلوں کی تربیت کرنے والی بھی ہوگی اور اس کے ساتھ ہی جماعت کی ترقی کا باعث بھی بنے گی

یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ جماعت کو عطا فرمائے جو اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور دینی ترقی میں آگے قدم بڑھانے والے ہوں

جو لوگ نکمّے بیٹھے رہتے ہیں بعض دوسرے ممالک میں، غریب ملکوں میں بھی اور یہاں بھی آ کر بعض لوگ بیٹھے رہتے ہیں وہ اگر ذرا بھی توجہ کریں تو کوئی نہ کوئی ہُنر اور کام سیکھ سکتے ہیں اور روپیہ کما سکتے ہیں بلکہ رفاہِ عامہ کے کاموں میں خدمت خلق کے کاموں میں بھی حصہ لے سکتے ہیں

اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ ایک ایسی جماعت بھی دنیا میں ہو سکتی ہے جو تمام قسم کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھ اور سن کر امن پسند رہتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالنے والے واقعات یا آپ علیہ السلام کی بیان فرمودہ حکایات کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر کے حوالہ سے تذکرہ اور ان واقعات و حکایات کی روشنی میں احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30/اکتوبر 2015ء بمطابق 30/اخاء 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات اور آپ کے حوالے سے جو آپ نے بعض حکایات بیان کیں ان کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مختلف تقاریر میں بیان کیا ہوا ہے ان کو مختلف جگہوں سے لے کے میں آج بیان کروں گا۔ ہر واقعہ یا حکایت علیحدہ علیحدہ اپنے اندر ایک نصیحت کا پہلو رکھتی ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ افراد جماعت کو اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہئے۔ دینی علم رکھنے والے حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ خاص طور پر وہ جن کے سپرد تبلیغ کا کام ہے۔ مربیان ہیں، مبلغین ہیں ان کو چاہئے کہ خاص طور پر توجہ دیں۔ آج کل کی دنیا میں تو یہ معلومات فوری طور پر بڑی آسانی سے مہیا ہو جاتی ہیں۔ بہرحال ایک حکایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائی ہے جو علمی استعداد بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ موقع محل کے مطابق اپنی علمی صلاحیت کے اندر رہنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور حقیقی بزرگی کے معیار کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم نے یہ واقعہ سنا ہوا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص تھا جو بڑا بزرگ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کا وزیر اتفاقاً اس کا معتقد ہو گیا اور اس نے ہر جگہ اس شخص کی بزرگی اور اس کی ولایت کا پروپیگنڈا شروع کر دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ بڑے بزرگ اور خدا رسیدہ انسان ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے بادشاہ کو بھی تحریک کی اور کہا کہ آپ ان کی ضرور زیارت کریں۔ چنانچہ بادشاہ نے کہا اچھا فلاں دن میں اس بزرگ کے پاس جاؤں گا۔ جو بنا ہوا بزرگ ہے یا جسے تم بزرگ کہتے ہو۔ بہرحال وزیر نے یہ بات فوراً اس بزرگ کو پہنچا دی اور کہا کہ بادشاہ فلاں دن آپ کے پاس آئے گا۔ آپ اس سے اس طرح باتیں کریں تا کہ اس پر اثر ہو جائے اور وہ بھی آپ کا معتقد ہو جائے۔ اگر بادشاہ معتقد ہو گیا تو پھر باقی رعایا بھی پوری توجہ دے گی۔ بہرحال آپ لکھتے ہیں کہ معلوم نہیں وہ بزرگ تھا یا نہیں مگر جو آگے واقعات ہیں ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ بیوقوف ضرور تھا۔ جب اسے اطلاع پہنچی کہ بادشاہ آنے والا ہے اور اس سے مجھے ایسے باتیں کرنی چاہئیں جن کا اس کی طبیعت پر اچھا اثر ہو تو اس نے اپنے ذہن میں کچھ باتیں سوچ لیں اور جب بادشاہ اس سے ملنے کے لئے آیا تو کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! آپ کو انصاف کرنا چاہئے۔ دیکھئے مسلمانوں میں سے جو سکندر نامی بادشاہ گزرا ہے وہ کیسا عادل اور منصف تھا اور اس کا آج تک کتنا شہرہ ہے۔ حالانکہ سکندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے سینکڑوں سال پہلے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے ہو چکا تھا مگر اس نے سکندر کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد کا بادشاہ قرار دے کر اسے مسلمان بادشاہ قرار دے دیا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی سینکڑوں سال بعد ہوا تھا کیونکہ سکندر خلافت اربع کے زمانے میں تو ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ اس وقت خلفاء کی حکومت تھی۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں بھی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس وقت حضرت معاویہ تمام دنیا کے بادشاہ تھے۔ بنو عباس کے ابتدائی ایام خلافت میں بھی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس وقت بھی وہی رُوئے زمین کے حکمران تھے۔ پس اگر سکندر مسلمان تھا تو وہ چوتھی پانچویں صدی ہجری کا بادشاہ ہو سکتا ہے حالانکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینکڑوں سال پہلے گزرا ہے۔ تو وہ جو سینکڑوں سال پہلے کا بادشاہ تھا اسے اس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی امت میں سے قرار دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے بادشاہ پہ اثر تو کیا ڈالنا تھا، بادشاہ اس سے سخت بدظن ہو گیا اور فوراً اٹھ کر چلا آیا۔ تو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تاریخ دانی بزرگی کے لئے شرط نہیں ہے مگر یہ مصیبت تو اس خودساختہ بزرگ نے خود اپنے اوپر سہیڑی۔ اسے کس نے کہا تھا کہ وہ تاریخ میں دخل دینا شروع کردے۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 631 تا 633)

تو اس لئے علم صحیح ہونا چاہئے اور جو بھی بات انسان کرے اس کے بارے میں یہ تسلّی ہونی چاہئے کہ اگر وہ تاریخی لحاظ سے ہے تو تاریخ کا صحیح علم ہو اور کوئی علمی بات ہو تو اس کا صحیح علم ہو۔ اس شخص کو اس کی نفس کی خواہش نے ہلاک کردیا۔ جب انسان سچائی سے ہٹ کر نام نہاد بزرگی اور علم کا چولہ پہنے یا اس کو پہننے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اسی طرح ذلیل ہوتا ہے یہی انجام ہوتا ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ؓ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کی نرمی اور امّت کے لئے درد بلکہ انسانیت کے لئے بھی درد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ کسی کو بددعا دینے کی لوگوں کو بڑی جلدی ہوتی ہے۔ ہمارا یہی اصول ہونا چاہئے کہ ہم کسی کے لئے بددعا نہ کریں بلکہ ہمیں اپنے مخالفین کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ آخر انہوں نے ہی ایمان لانا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارے میں رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرے کے اوپر آپ نے ان کے لئے ایک اور کمرہ بنوایا تھا اور اوپر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مکان کے نچلے حصے میں تھے کہ ایک رات نچلے حصے سے مجھے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِزہ کی وجہ سے چلّاتی ہو۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے کان لگا کر آواز کو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دعا کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اے خدا! طاعون پڑی ہوئی ہے اور لوگ اس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اے خدا! اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔

اب دیکھو طاعون وہ نشان تھا جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ طاعون کے نشان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے بھی پتا چلتا ہے۔ لیکن جب طاعون آتی ہے تو وہی شخص جس کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے طاعون آتی ہے خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ! اگر یہ لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ پس مومن کو عام لوگوں کے لئے بددعا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ انہی کے بچانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ ایک مومن دنیا کو بچانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اگر وہ ان کے لئے بددعا کرے گا تو وہ کس کو بچائے گا؟ احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ اسلام کو بچائے۔ احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بچائے اور ان کی عظمت انہیں واپس دلائے۔ بنواُمیّہ کے زمانے میں مسلمانوں کو جو شوکت اور عظمت حاصل تھی حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں آج وہی شوکت و عظمت احمدیت مسلمانوں کو اس شرط کے ساتھ دینا چاہتی ہے کہ بنوعباس اور بنواُمیّہ کی خرابیاں ان میں نہ آئیں۔

پس جن لوگوں کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے ان کے لئے ہم بددعا کیسے کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار　　　کاخر کنند دعوئے حبّ پیمبرمؐ

کہ اے میرے دل تو ان لوگوں کے خیالات، جذبات اور احساسات کا خیال رکھا کرتا ان کے دل میلے نہ ہوں۔ یہ نہ ہو کہ تنگ آکر تُو بددعا کرنے لگ جائے۔ یعنی اپنے آپ کو کہہ رہے ہیں۔ آخر ان کو تیرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور اسی محبت کی وجہ سے جو انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یہ تمہیں گالیاں دیتے ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 33 صفحہ 221-222)

پس عوام الناس تو لاعلم ہے۔ ان کو جو مولوی پڑھاتے ہیں وہ آگے اس کا اظہار کر دیتے ہیں۔ آج بھی کئی احمدی اپنے واقعات بھیجتے ہیں کہ جب کسی طرح احمدیت کی حقیقت مخالفین کو بتائی گئی یا کسی شخص کو بتائی گئی جو مخالف تھا تو اس کی کایا پلٹ گئی۔ اسی طرح مجھے بھی بعض غیر از جماعت خط لکھتے ہیں کہ کس طرح ان کو احمدیت کی حقیقت معلوم ہوئی اور اب ہمیں پتا چلا ہے کہ مولوی ہمیں کس طرح گمراہ کر رہے تھے۔ افریقہ میں کئی ایسے واقعات ہیں جہاں بعد میں جماعتیں قائم ہوئیں اور انہوں نے اظہار کیا کہ ہمیں مولویوں نے غلط رنگ میں احمدیت کے بارے میں بتایا تھا۔ پس ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ امّت کو علماء سوء اور غلط لیڈروں سے بچائے اور عوام الناس کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ حقیقی مسلمان کے لئے یہ مقدر ہے کہ مصائب اور مشکلات اور خطرات پیدا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتری کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا روم کا شعر ہے کہ

ہَرْ بَلائِیں قوم رَا اُو دَادَہ است　　　زِیرِ آں یَکْ گَنْجْ ہَا بِنْہادَہ است

کہ اس خدا نے قوم پر جو بھی مشکل ڈالی اس کے نیچے اس نے ایک بہت بڑا خزانہ رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کو پڑھ کر ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی قوم یا جماعت واقع میں مسلمان بن جائے تو اس کے تمام مصائب اور تمام خطرات جن میں وہ گرفتار ہو اس کے لئے موجب نجات و ترقی ہو جاتے ہیں اور اس پر کوئی مصیبت نہیں آتی جس کا نتیجہ اس کے لئے سُکھ نہیں ہوتا۔ یعنی ہر مصیبت جو آتی ہے ہر مشکل جو آتی ہے اس کے پیچھے سُکھ اور آسانیاں ہوتی ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 9 صفحہ 166-167)

پس اس وقت تمام مسلم اُمّہ میں سے حقیقی مسلمان وہی ہے جو زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ ہمارے لئے اگر مشکلات کھڑی ہوتی ہیں تو مستقبل کی خوشخبریاں دینے کے لئے ہیں اور یہ سچائی کو ماپنے کا بہت بڑا معیار ہے کہ مشکلات کے بعد سُکھ آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ ہر ابتلا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے سامان لے کر آتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ بدخیالات کا اثر بغیر ظاہری اسباب کے صرف صحبت سے بھی ہوجاتا ہے۔ کوئی کسی کو کسی برائی میں پڑنے کی ترغیب دے یا نہ دے اگر کسی برے کی صحبت میں انسان وقت گزار رہا ہو تو وہ برائی لاشعوری طور پر اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ برے انسان کا اثر لاشعوری طور پر اس پر ہو رہا ہوتا ہے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک سکھ طالبعلم نے جو گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اخلاص کا تعلق رکھتا تھا حضرت صاحب کو کہلا بھیجا یا دوسری روایت میں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے کہلا کے بھیجا۔ (ماخوذ از اپنے اندر یکجہتی پیدا کرو......انوار العلوم جلد 24 صفحہ 422) کہ پہلے مجھے خدا پر یقین تھا مگر اب میرے دل میں اس کے متعلق شکوک پڑنے لگ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے کہلا بھیجا کہ جہاں تم کالج میں جس سیٹ پر بیٹھتے ہو اس جگہ کو بدل لو۔ چنانچہ اس نے جگہ بدل لی اور پھر بتایا کہ اب خدا تعالیٰ کے بارے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوتا۔ جب یہ بات حضرت صاحب کو سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پر ایک شخص کا اثر پڑ رہا تھا جو اس کے پاس بیٹھتا تھا اور وہ دہریہ تھا۔ جب جگہ بدلی تو اس کا اثر پڑنا بند ہو گیا اور شکوک بھی نہ رہے۔ تو برے آدمی کے پاس بیٹھنے سے بھی بِلا اس کے کہ وہ کوئی لفظ کہے اثر پڑتا ہے اور اچھے آدمی کے پاس بیٹھنے سے بِلا اس کے کہ وہ کچھ کہے اچھا اثر پڑتا ہے۔'' (ماخوذ از ملائکۃ اللہ۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 537)

پس دنیا میں خیالات ایک دوسرے پر اثر کر رہے ہوتے ہیں مگر ان کا پتا نہیں لگتا۔ پس خاص طور پر نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کی دوستیاں، ان کا اٹھنا بیٹھنا، ایسے لوگوں سے ہو جواُن پر بداثر نہ ڈالیں۔ اسی طرح ٹی وی پروگرام ہیں۔ اس بارے میں بڑوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ بچوں کو پروگرام دیکھنے سے روکتے ہیں تو وہ اگر بچوں کو ایسے پروگرام نہ بھی دیکھنے دیں جو بچوں کے اخلاق پر برا اثر ڈالتے ہیں یا پروگراموں میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ یہ بچوں کی عمر کے لئے نہیں ہیں، اس عمر کے بچوں کے لئے نہیں لیکن خود گھروں میں اگر ماں باپ دیکھ رہے ہوں تو ایک تو یہ بات ہے کہ کبھی نہ کبھی بچوں کی نظر اس پروگرام پر پڑ جاتی ہے جب ماں باپ دیکھ رہے ہوں۔ دوسرے لاشعوری طور پر ماحول کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے اور بچوں کی تربیت بھی خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماں باپ جو ایسے پروگرام دیکھتے ہیں یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ خود یہ پروگرام دیکھنے کے بعد بالکل تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں پر قائم ہوں۔ بعض دیر تک دیکھتے ہیں اور پھر صبح فجر پہ نمازوں کے لئے بھی نہیں جاگتے۔ پس والدین کا بھی فرض ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو پاک صاف رکھیں کیونکہ لاشعوری طور پر ان چیزوں کا بھی بچوں پر اثر پڑتا ہے اور تربیت پر اثر پڑتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ دعا کے لئے تعلق کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بعض لوگوں کو کہہ دیا کرتے تھے کہ تم ایک نذر مقرر کرو میں دعا کروں گا۔ یہ طریق اس لئے اختیار کرتے تھے کہ تعلق بڑھے۔ اس کے لئے حضرت صاحب نے بارہا ایک حکایت سنائی ہے کہ ایک بزرگ سے کوئی شخص دعا کرانے گیا۔ اس کے مکان کا قبالہ گم ہو گیا تھا۔ مکان کے جو کاغذات تھے وہ گم گئے تھے۔ اس نے کہا مَیں دعا کروں گا پہلے میرے لئے حلوہ لاؤ۔ وہ شخص حیران تو ہوا کہ میں دعا کے لئے گیا ہوں اور یہ مجھے حلوہ کا کہہ رہے ہیں۔ مگر بہرحال اس کو دعا کی ضرورت تھی حلوہ لینے چلا گیا اور حلوائی کی دکان سے حلوہ لیا۔ اور جب حلوہ اس نے لیا اور حلوائی اس کو ایک کاغذ میں ڈال کر دینے لگا جو کاغذ حلوائی کے پاس پڑا ہوا تھا تو اس نے شور مچا دیا کہ اس کاغذ کو نہ پھاڑنا۔ یہی تو میرے مکان کے کاغذات ہیں۔ اسی کے لئے تو میں دعا کروانا چاہتا تھا۔ غرض وہ حلوہ لے کر گیا اور بتایا کہ مجھے قبالہ یا وہ کاغذات مل گئے ہیں تو اس بزرگ نے کہا کہ میری غرض حلوہ سے صرف یہ تھی کہ تمہارے سے ایک تعلق پیدا ہو اور وہ تعلق دعا کے لئے تو پیدا ہونا ہی تھا تمہیں ظاہری فائدہ بھی ہو گیا۔ (ماخوذ از منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 49-50)

تو بہت سے ایسے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حوالے سے ملتے ہیں جب کسی مخلص کے کاروبار کی بہتری یا اس کی صحت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص درد کے ساتھ اس لئے دعا کی کہ وہ آپ کے مشن، آپ کے اشاعت اسلام کے کاموں کے لئے مالی مدد بہت زیادہ کرتے تھے یا غیر معمولی کرتے تھے۔ پس ان قربانیوں کی وجہ سے خاص تعلق ان سے پیدا ہو گیا تھا۔

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے ایک دفعہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دو صحابیوں کے بارے میں سناتے تھے۔ ایک صحابی بازار میں گھوڑا بیچنے کے لئے لایا۔ دوسرے نے اس سے قیمت دریافت کی۔ اس نے کچھ بتائی لیکن خریدنے والے نے کہا نہیں اس کی قیمت یہ ہے اور جو اس نے بتائی وہ بیچنے والے کی بتائی ہوئی قیمت سے زیادہ تھی۔ لیکن بیچنے والا کہے کہ مَیں وہی قیمت لوں گا جو مَیں نے بتائی ہے اور خریدنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ میں وہی قیمت دوں گا جو مَیں نے قرار دی ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ تو صحابہ کا ایک معمولی واقعہ ہے۔ ان کی دیانت کا، ایمانداری کا یہ معیار تو ایک معمولی واقعہ ہے۔ وہ لوگ تو ہر ایک نیکی کے میدان میں ایک دوسرے سے بڑھنا چاہتے تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھو۔ اگر ایک دین کا کوئی کام کرے تو تم کوشش کرو کہ اس سے بھی بڑھ کر کرو اور دوسرے کے مقابلے میں اپنے نفس کو قربان کرو۔'' (ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 445)

اگر ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو جائے کہ بجائے اپنے دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے وہ نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ سچائی پر قائم رہنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں تو جہاں یہ بات ہماری اپنی تربیت کے لئے، اپنے ثواب پہنچانے کے لئے فائدہ مند ہوگی ہماری نسلوں کی تربیت کرنے والی بھی ہوگی اور اس کے ساتھ ہی جماعت کی ترقی کا بھی باعث بنے گی۔ پس یہ ایمانداری کے معیار ہیں جو ہمیں قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک اور اہم بات جس کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے، یہ ہے کہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ تمام خوبیوں کی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی طرح کسی کو ہدایت دینا بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد ایک کام کیا ہے کہ ہدایت کی اشاعت کرو۔ پیغام پہنچاؤ۔ لیکن ہدایت دینا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ ہمیں جس حد تک ممکن ہو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کام کو کرنا چاہئے اور نتائج پھر اللہ تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اگر فلاں شخص ہدایت پا جائے اور احمدی ہو جائے تو جماعت ترقی کرے گی۔ بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص احمدی ہو جائے تو یہ احمدیت کی ترقی ہوگی اور ہم بھی احمدی ہو جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آتے اور کہتے کہ ہمارے گاؤں میں فلاں شخص ہے اگر وہ احمدی ہو جائے تو ہم گاؤں کے لوگ احمدی ہو جائیں گے حالانکہ ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہوتا کیونکہ اگر وہ شخص مان بھی لے تب بھی بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو نہیں مانتے اور تکذیب سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تین مولوی تھے وہاں کے لوگ کہتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی مرزا صاحب کو مان لے تو ہم سب کے سب مان لیں گے۔ ان میں سے ایک نے بیعت کر لی۔ (اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل کیا اور اس نے بیعت کر لی) تو سب لوگوں نے کہہ دیا کہ ایک نے مان لیا تو کیا ہوا۔ اس کی تو عقل ماری گئی ہے۔ ابھی دو نے نہیں مانا۔ دوسرے دو تو ایسے ہی ہیں ناں جنہوں نے نہیں مانا۔ یہ تین ہمارے ایسے بزرگ ہیں اور پڑھے لکھے لوگ ہیں اگر یہ مان لیں تو مانے جائیں گے۔ ایک نے مانا ہے تو کیا پتا اس کی عقل ماری گئی ہو۔ پھر ایک اور نے بیعت کر لی۔ پھر مخالفین نے یہی کہا کہ ان دونوں مولویوں کا کیا ہے، یہ تو بیوقوف لوگ ہیں۔ ایک نے ابھی تک بیعت نہیں کی اس لئے ہم نہیں مانتے۔ تو ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں لیکن جن لوگوں کا تجربہ وسیع نہیں ہوتا وہ اسی دُھن میں لگے رہتے ہیں کہ فلاں شخص مان لے تو سب لوگ مان لیں گے مگر اکثر ایسا نہیں ہوتا۔‘‘

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 450-451)

پس ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی طرف ہونی چاہئے۔ ہمارا انحصار اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے اور جو کام ہم نے کرنا ہے اس کو کرنا چاہئے نہ کہ لوگوں کی طرف ہم نظر رکھیں۔ بہت سارے لوگ ہیں جن پر بعض لوگ بعض دفعہ انحصار کرتے ہیں لیکن وہ جن پر انحصار کیا جا رہا ہوتا ہے وہ خود ہی بعض دفعہ مشکل اور ابتلا میں آجاتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں شخص نے اس کے لئے یہ شرائط کہی ہیں۔ اس کے لئے دعا کریں کہ اس کی یہ شرطیں پوری ہو جائیں تو وہ احمدی ہو جائے گا اور جب وہ احمدی ہو جائے گا تو ہمارے علاقے میں انقلاب آجائے گا۔ حالانکہ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ جماعت کو عطا فرمائے جو اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور دینی ترقی میں آگے قدم بڑھانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انسانیت کو گمراہی سے بچانے کے لئے کتنا درد تھا اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں ایک اَن پڑھ اور ادنیٰ عورت آئی۔ وہاں ہندوستان میں تو ذاتوں کا بڑا دیکھا جاتا ہے۔ تو بڑی ادنیٰ ذات کی عورت تھی اور کہنے لگی کہ حضور میرا بیٹا عیسائی ہو گیا۔ آپ دعا کریں کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم اسے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ کی باتیں سنا کرے۔ وہ بیمار تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس علاج کے لئے آیا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ قادیان میں تھا تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے علاج کروا رہا ہے۔ اس کو میرے پاس بھی بھیج دیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں اس لڑکے کو سِل کی بیماری تھی (یعنی ٹی بی کی بیماری تھی۔) چنانچہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتا تو اسے نصیحت کرتے رہے اور اسلام کی باتیں سمجھاتے رہے لیکن عیسائیت اس کے اندر اتنی راسخ ہو چکی تھی کہ جب آپ کی باتوں کا اثر اس کے دل پر ہونے لگا تو اس نے خیال کیا کہ میں کہیں مسلمان ہی نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ ایک رات وہ اپنی ماں کو غافل پا کر بٹالہ کی طرف بھاگ گیا۔ رات کو گھر سے، قادیان سے دوڑ گیا۔ اور بٹالہ میں جہاں عیسائیوں کا مشن تھا وہاں چلا گیا۔ جب اس کی ماں کو پتا لگا تو وہ راتوں رات بٹالہ پیدل گئی اور اسے پکڑ کر پھر قادیان واپس لے آئی۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ عورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پَیروں پر گر جاتی تھی اور کہتی تھی مجھے اپنا بیٹا پیارا نہیں مجھے اسلام پیارا ہے۔ میرا یہ اکلوتا بیٹا ہے مگر میری خواہش یہ ہے کہ یہ مسلمان ہو جائے پھر بیشک مر جائے۔ جو بیماری ہے اس سے اگر نہیں بچتا تو مجھے کوئی افسوس نہیں ہوگا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس عورت کی التجا قبول کر لی اور وہ لڑکا مسلمان ہو گیا اور اسلام لانے کے چند دن بعد (بیچارہ) فوت بھی ہو گیا۔

(ماخوذ از الفضل 10 فروری 1959ء صفحہ 3 جلد 48/13 نمبر 35)

اس عورت کو بھی یہ پتا تھا کہ اگر دین میں واپس لانے کے لئے کوئی آخری حیلہ، انسانی وسیلہ ہو سکتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہیں کیونکہ انہی میں اسلام کا حقیقی درد ہے اور وہی حقیقی درد کے ساتھ دوسرے کو پیغام بھی پہنچا سکتے ہیں، تبلیغ بھی کر سکتے ہیں، قائل بھی کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصلاح کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ اب اصلاح میں بھی بعض لوگ بعض دفعہ غلط رنگ میں ایسی بات کہہ دیتے ہیں کہ لوگ بجائے اصلاح کے بگڑ جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ’’حضرت صاحب کی اصلاح کا طرز بڑا لطیف اور عجیب تھا۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس کے پاس وسائل کی کمی تھی۔ وہ باتوں باتوں میں یہ بیان کرنے لگا کہ اس کمی کی وجہ سے ریلوے ٹکٹ میں اس رعایت کے ساتھ آیا ہوں اور وہ طریقہ شاید کچھ غلط طریقہ تھا۔ آپ نے ایک روپیہ اس کو دے دیا (اس زمانے میں روپے کی بڑی ویلیو تھی) اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ امید ہے جاتے ہوئے ایسا کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں پڑے گی۔‘‘ اس کو یہ بھی سمجھا دیا کہ جو جائز چیز ہے اس کو ہمیشہ کرنا چاہئے۔

(ماخوذ از جماعت قادیان کو نصائح۔ انوار العلوم جلد 4 صفحہ 23)

پھر افراد جماعت کو ہنر سیکھنے اور محنت کرنے کی طرف حضرت مصلح موعود نے بہت توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک واقعہ اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ایک معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والے نوجوان تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس رہتا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس ایک لڑکا تھا جس کا نام فجّا تھا۔ اسے آپ نے کسی معمار کے ساتھ لگا دیا اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ معمار بن گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس میں سمجھ بہت کم تھی مگر مخلص اور دیندار تھا۔ وہ غیر احمدی ہونے کی حالت میں آیا تھا اور بعد میں احمدی ہو گیا تھا۔ اس کی عقل کا (یعنی معمولی عقل کا جو واقعہ ہے وہ آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ) یہ حال تھا کہ ایک دفعہ بعض مہمان آئے۔ اس وقت لنگر خانے کا کام علیحدہ نہیں تھا۔ شروع شروع کی بات تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر ہی سے مہمانوں کے لئے کھانا جاتا تھا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، قریشی محمد حسین صاحب موجد مفرّح عنبری قادیان آئے اور ایک دوست اَور بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے لئے چائے تیار کروائی اور فجّے کو کہا کہ ان مہمانوں کو چائے پلا آئے۔ اور اس خیال سے کہ وہ کسی کو چائے دینا بھول نہ جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تاکید کی کہ دیکھو پانچوں کو چائے دینی ہے۔ یہ نہ ہو کسی کو بھول جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اَور پرانے ملازم چراغ تھے ان کو بھی آپ نے ساتھ کر دیا اور جب یہ دونوں چائے لے کر گئے تو پتا لگا کہ وہ جہاں باہر کمرے میں تھے وہاں نہیں بیٹھے ہوئے بلکہ وہ تو سارے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس ان کی ملاقات کے لئے چلے گئے تھے۔ چنانچہ وہ چائے لے کر یہ لوگ وہاں پہنچ گئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ چراغ تو پرانا ملازم تھا اس نے پہلے چائے کی پیالی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے سامنے رکھی کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بزرگی اور حفظ مراتب کا خیال تھا۔ اس لئے انہوں نے ان کے سامنے رکھی۔ لیکن فجّے صاحب نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کا نام نہیں لیا تھا۔ چراغ نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا اور کہنی ماری اور یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ بیشک آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نام نہیں لیا تھا لیکن آپ ان سب سے زیادہ معزز ہیں اس لئے چائے پہلے آپ کے سامنے ہی رکھنی چاہئے۔ لیکن وہ یہ بات کہے جاتا تھا کہ حضرت صاحب نے صرف پانچ کے نام لئے تھے ان کا نام نہیں لیا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں گویا ان کا عقل کا معیار اس قدر تھا کہ اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ لیکن وہ جب معمار کے ساتھ لگایا گیا تو معمار بن گئے۔‘‘

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 35 صفحہ 289-290)

پس حضرت مصلح موعود اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جو لوگ نکمّے بیٹھے رہتے ہیں بعض دوسرے ممالک میں، غریب ملکوں میں بھی اور یہاں بھی آکر بعض لوگ بیٹھے رہتے ہیں وہ اگر ذرا بھی توجہ کریں تو کوئی نہ کوئی ہنر اور کام سیکھ سکتے ہیں اور روپیہ کما سکتے ہیں بلکہ رفاہِ عامہ کے کاموں میں، خدمت خلق کے کاموں میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیرت کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں ایک شخص تھے بعد میں وہ بہت مخلص احمدی ہو گئے اور حضرت صاحب سے ان کا بڑا تعلق تھا مگر احمدی ہونے سے قبل حضرت صاحب ان سے بیس سال تک ناراض رہے۔ وجہ یہ کہ حضرت صاحب کو ان کی ایک بات سے سخت انقباض ہو گیا اور وہ اس طرح کہ ان کا ایک لڑکا مر گیا (فوت ہو گیا۔) حضرت صاحب اپنے بھائی کے ساتھ ان کے ہاں ماتم پرسی کے لئے گئے۔ ان میں قاعدہ تھا کہ جب کوئی شخص آتا اور اس سے ان کے بہت دوستانہ تعلقات ہوتے تو اس سے بغلگیر ہو کر روتے اور چیخیں مارتے۔ اسی کے مطابق انہوں نے حضرت صاحب کے بڑے بھائی سے بغلگیر ہو کر روتے ہوئے کہا کہ خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ نعوذ باللہ۔ یہ سن کر حضرت صاحب کو ایسی نفرت ہو گئی کہ ان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ بعد میں خدا تعالیٰ نے اس شخص کو توفیق دی اور وہ ان جہالتوں سے نکل آئے اور احمدیت قبول کر لی۔‘‘ (ماخوذ از تقدیر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 4 صفحہ 544-545)

حضرت مصلح موعود ہستی باری تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ ایک دہریہ پڑھا کرتا تھا۔ یعنی ہستی باری تعالیٰ کا کیا ثبوت ہے اس کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں کہ ایک دفعہ زلزلہ جو آیا تو اس کے منہ سے بے اختیار ’رام رام‘ نکل گیا۔ پہلے ہندو تھا۔ دہریہ ہو گیا تو میر صاحب نے جب اس سے پوچھا کہ تم تو خدا کے منکر ہو پھر تم نے رام رام کیوں کہا۔ کہنے لگا غلطی ہو گئی۔ یونہی منہ سے نکل گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مگر اصل بات یہ ہے دہریے جہالت پر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ماننے والے علم پر۔ اس لئے مرتے وقت یا

خوف کے وقت دہریہ کہتا ہے کہ ممکن ہے مَیں ہی غلطی پر ہوں۔ ورنہ اگر وہ علم پر ہوتا تو اس کے بجائے یہ ہوتا کہ مرتے وقت دہریہ دوسروں کو کہتا کہ خدا کے وہم کو چھوڑ دو کوئی خدا نہیں۔ مگر اس کے الٹ نظارے نظر آتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی ہستی کی یہ بہت زبردست دلیل ہے کہ ہر قوم میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ہستی باری تعالیٰ۔ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 286)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت پر آپ علیہ السلام کی دلی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس حالت اور اس کیفیت کا اندازہ اس نوٹ سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے اپنی ایک پرائیویٹ نوٹ بک میں لکھا اور جسے مَیں نے نوٹ بک سے لے کر شائع کر دیا۔ وہ تحریر آپ نے دنیا کو دکھانے کے لئے نہ لکھی تھی کہ کوئی اس میں کسی قسم کا تکلّف اور بناوٹ خیال کر سکے۔ وہ ایک سرگوشی تھی اپنے ربّ کے ساتھ اور وہ ایک عاجزانہ پکار تھی اپنے اللہ کے حضور جو لکھنے والے کے قلم سے نکلی اور خدا تعالیٰ کے حضور پہنچی۔ آپ نے وہ تحریر نہ اس لئے لکھی تھی کہ وہ دنیا میں پہنچے اور نہ پہنچ سکتی تھی اگر میرے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت کے تحت نہ ڈال دیتا اور میں اسے شائع نہ کر دیتا۔ اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: اے خدا! میں تجھے کس طرح چھوڑ دوں جبکہ تمام دوست و غمخوار مجھے کوئی مدد نہیں دے سکتے اُس وقت تو مجھے تسلی دیتا اور میری مدد کرتا ہے۔ یہ اس کا مفہوم ہے۔ (ماخوذ از افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1927ء۔ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 60)

ہر احمدی کے اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ ہونا چاہئے۔ اس کی بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقین فرمائی ہے۔ اس بارے میں آپ کا اپنا نمونہ کیا تھا اور مخالفین سے بھی آپ کس طرح حسن سلوک فرمایا کرتے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ہندوؤں میں سے ایک شخص شدید مخالف کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ طبیب نے اس کے لئے جو دوائیں تجویز کیں ان میں مُشک بھی پڑتا تھا۔ جب کہیں اور سے اسے کستوری نہ ملی تو وہ شرمندہ اور نادم سا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آیا اور آ کر عرض کیا کہ اگر آپ کے پاس مُشک ہو تو عنایت فرمائیں۔ غالباً اسے ایک یا دو رتّی مُشک کی ضرورت تھی مگر اس کا اپنا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مُشک کی شیشی بھر کر لے آئے اور فرمایا آپ کی بیوی کو بہت تکلیف ہے یہ سب لے جائیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 124)

اشتعال انگیزی سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا تعلیم ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ طاعون طعن سے نکلا ہے اور طعن کا معنی نیزہ مارنا ہیں۔ پس وہی خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت آپ کے دشمنوں کے متعلق قہری جلوہ دکھایا وہی اب بھی موجود ہے اور اب بھی ضرور اپنی طاقتوں کا جلوہ دکھائے گا اور ہرگز خاموش نہ رہے گا۔ ہاں! ہم خاموش رہیں گے اور جماعت کو نصیحت کریں گے کہ اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ ایک ایسی جماعت بھی دنیا میں ہو سکتی ہے جو تمام قسم کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھ اور سن کر امن پسند رہتی ہے۔

(ماخوذ از حالات حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات۔ انوار العلوم جلد 13 صفحہ 511-512)

یہ دعا کا قصہ پہلے بھی سنا چکا ہوں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام درد سے دعا کرتے تھے تو ایک تو بد دعا نہیں دینی۔ دوسرے ہر فتنے کی صورت میں ہم نے امن پسند رہنا ہے۔ دعا میں خاص حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رہنمائی فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ دعا کے وقت حقیقی تضرع اس میں پیدا نہیں ہوتا تو وہ مصنوعی طور پر رونے کی کوشش کرے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے نتیجہ میں حقیقی رقّت پیدا ہو جائے گی۔‘‘ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 166)

پھر دعا میں کیسی حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا صرف اس لئے ہے کہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے جو دعا میں سستی کرتا ہے۔ (اور آج بھی یہ حقیقت ہے) اور بہت ایسے ہیں جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے۔ اور ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ دعا کیا ہے؟ (انقلاب انقلاب کی باتیں تو ہم کرتے ہیں لیکن اس میں بہت کمزوری ہے۔) اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دعا موت قبول کرنے کا نام ہے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جائے۔ یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا وہ مانگ نہیں سکتا۔ پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ مَیں یہ کام کر سکتا ہوں وہ کب مدد کے لئے کسی کو آواز دیتا ہے۔ کیا یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کپڑے پہننے کے لئے محلّے والوں کو آوازیں دیتا پھرے کہ آؤ مجھے کپڑے پہناؤ یا تھالی دھونے کے لئے، (پلیٹ دھونے کے لئے) دوسروں سے کہتا پھرے کہ مجھے آ کے پلیٹ دھلوا دو یا قلم اٹھانے کے لئے دوسرے کا محتاج بنتا ہے۔ انسان دوسروں سے اس وقت مدد کی درخواست کرتا ہے جب وہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نہیں کر سکتا۔ ورنہ جس کو یہ خیال ہو کہ میں خود کر سکتا ہوں وہ دوسروں سے مدد نہیں مانگا کرتا۔ وہی شخص دوسروں سے مدد مانگتا ہے جو یہ سمجھے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا ظاہر کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان میرے رستے میں جب تک مر نہ جائے اس وقت تک دعا دعا نہ ہو گی کیونکہ پھر تو بالکل ایسا ہی ہے کہ ایک شخص قلم اٹھانے کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہو دوسروں کو مدد کے لئے آوازیں دے۔ کیا اس کا ایسا کرنا ہنسی نہ ہو گا۔ جب ایک شخص جانتا ہو اس میں اتنی طاقت ہے کہ قلم اٹھا سکے تو اس کی مدد نہیں کرے گا۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں خود فلاں کام کر سکتا ہوں وہ اگر اس کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا دراصل دعا نہیں ہو گی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہو گی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔‘‘

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 9 صفحہ 104)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اندر اخلاق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ ہمیں مقبول دعاؤں کی بھی توفیق دے اور اس کا حق ادا کرنے والا بنائے۔☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

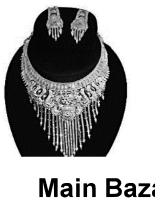

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)

09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES

SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES

Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ (یورپ) اکتوبر 2015

- آجکل کافی ویب سائٹس ہیں جو احمدیت، اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کے خلاف ہیں۔ جتنی بھی ایسی ویب سائٹس ہیں انہیں ڈھونڈیں۔ ان ویب سائٹس پر جاکر اتنے جواب دیں کہ انکی ویب سائٹس ہی بلاک ہوجائیں۔
- 7 سال کی عمر سے ہی بچیوں کو لباس کے بارہ میں بتائیں ٹانگیں ڈھکی ہونی چاہئیں۔ آہستہ آہستہ حیا اور پردہ کا خیال رکھنے کے بارہ میں بتائیں۔ ورنہ 12 سال کی عمر میں وہ توجہ نہیں کریں گیں۔ تربیت کیلئے 7 سے 12 سال تک کی عمر ہے۔
- نومبائعات کو بنیادی چیزیں پہلے سکھائیں جیسے نماز، قرآن پاک، خطبات، حیا اور لباس کا خیال ہو۔ یہ اہم امور ہیں۔ بعض کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ نقاب لازمی ہے چاہے باقی لباس چھوٹا ہو۔ انہیں بتائیں کہ اگر جینز پہننی ہے تو لمبی گھٹنوں تک قمیص کے ساتھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کے بارہ میں بتائیں۔ انہیں معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ کیا تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا status کیا تھا اور ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت نبی مانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا تھا۔ ہم احمدی کیوں ہیں۔ ان سب باتوں کا نومبائعات کو علم ہونا چاہئے۔
- واقفات نو کا کام لجنہ کے ذمہ ہی آتا ہے۔ وقف نو کوئی ایسی چیز نہیں جو لجنہ کے سسٹم سے باہر چلی گئی ہو۔ سلیبس مردوں سے لیں اور لجنہ نگرانی کرے۔ صدر لجنہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ لجنہ، ناصرات اور واقفات نو کو ساتھ لے کر چلے۔ وقف نو آپ سے الگ نہیں ہے وہ بھی ایک حصہ ہیں۔
- یہاں اکثریت پاکستانیوں کی ہے جو اپنے دائرے میں ہی محدود رہنا چاہتے ہیں۔ اپنے دائرے سے باہر نکلیں۔ تبلیغ کیلئے ٹیم بنائیں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والی لجنہ کے الگ گروپ ہوں۔ عربی لجنہ عربی عورتوں کو تبلیغ کریں، بنگالی لجنہ بنگالی عورتوں اور پاکستانی لجنہ پاکستانی عورتوں کو۔ آج کل شام سے بہت لوگ آرہے ہیں ان عربوں کو تبلیغ کرنے کیلئے ٹیمز بنائیں اس سے آپ کو مدد ملے گی۔

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لجنہ کو زرّیں نصائح وہدایات

مرزا مسرور احمد صاحب کو پارلیمنٹ میں دعوت دی گئی تھی۔ جہاں منگل کے روز انہوں نے House of Representative میں امن کا پیغام دیا۔ اس سے قبل یوکے کی پارلیمنٹ میں بھی اور جرمنوں کو بھی اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی آپ نے خطابات فرمائے ہیں......خلیفہ کی شخصیت سے بلاشبہ ایک خاص رعب جھلکتا ہوا نظر آرہا ہے......خلیفہ کے مطابق IS مغرب کے خلاف جو جہاد کررہی ہے اس کا کوئی وجود ہی نہیں اور جب قرآنی آیات جو جنگ کا حکم دیتی ہیں ان کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ جواب دیتے ہیں کہ جنگ کے حوالہ سے قرآن کریم میں 190 آیات پائی جاتی ہیں جبکہ تورات میں 550 آیات پائی جاتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب سیاق وسباق کے مطابق ان آیات کو پڑھا جائے تو اصل مضمون کی سمجھ آتی ہے۔ مسلمان صرف دفاع کیلئے جنگ کرسکتے ہیں اور جب ان پر جنگ مسلط کی جائے۔ جہاد کا مطلب مذہب کی حفاظت کرنا ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت فرمائی ہے۔ **(ہالینڈ کے نیشنل اخبار Algemenn Dagblad اور ریجنل اخبارات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی خبروں کی اشاعت)**

{رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 10؍اکتوبر 2015 کی مصروفیات

10؍اکتوبر 2015 بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح سات بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی علاقہ میں سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے سائیکل کا استعمال فرمایا۔ یہ مضافاتی علاقہ ایک جنگل پر مشتمل ہے جو اپنے رقبہ کے لحاظ سے کئی میل پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں پیدل سیر کیلئے اور سائیکل چلانے کیلئے مختلف راستے اور ٹریک (track) بنے ہوئے ہیں۔ اس جنگل کے وسط میں ایک جھیل بھی ہے جو راستے اور ٹریک بنے ہوئے ہیں وہ اس جھیل کے گرد چکر لگاتے ہوئے مختلف سمت میں آگے کی طرف بڑھتے ہیں۔

اس سیر کے پروگرام میں پچیس سے تیس خدام سائیکلوں پر اپنے آقا کے ہمراہ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد آٹھ بجکر 40 منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح 10 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 192 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Arnhem, DenHaag, Zwolle, Amsterdam, Rotterdam اور Lelystad کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں سوا دو بجے حضور انور نے بیت النور تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کا آغاز دعا سے فرمایا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل جنرل سیکرٹری سے دریافت فرمایا کہ ہالینڈ میں کُل کتنی مجالس ہیں؟ جس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ ہالینڈ میں کُل اٹھارہ مجالس ہیں۔ ماہانہ لوکل رپورٹ کے حوالہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس ماہانہ رپورٹ بھیجتی ہیں اور ان رپورٹ پر لوکل مجالس کو کس طرح feedback دی جاتی ہے۔ اس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ 12 مجالس سے رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور ای میل کے ذریعہ feedback دی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ feedback ضرور دیں اور اس کام میں جنرل سیکرٹری کو persuasive ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ نیشنل سیکرٹریان بھی لوکل مجالس کی رپورٹس پڑھتی ہیں؟ جس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ تمام لوکل مجالس کی ماہانہ رپورٹس نیشنل سیکرٹریان کو بھیجی جاتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معاونہ صدر دوم سے انکے سپرد ذمہ داری کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ لجنہ کی سلطان القلم کمیٹی کی انچارج ہیں جو تبلیغی حوالہ سے کام کررہی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح کام کررہی ہیں۔ کیا اس کیلئے آپ کے پاس ایک ٹیم ہے تاکہ باقاعدہ طور پر جواب دیا جاسکے۔ آجکل کافی ویب سائٹس ہیں جو اسلام، احمدیت کے خلاف ہیں۔ ان ویب سائٹس پر جاکر اتنے جواب دیں کہ انکی ویب سائٹس ہی بلاک ہوجائیں۔ اس پر معاونہ صدر صاحبہ نے بتایا کہ اس وقت بہت زیادہ نہیں لیکن ہم ان ویب سائٹس پر انکو جواب دیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف ایک بار comment لکھ دینا کافی نہیں۔ آپ

اپنے جوابات سے انکی سائٹس بلاک کردیں۔ جتنی بھی ایسی ویب سائٹس ہیں انہیں ڈھونڈیں۔ آجکل کافی ویب سائٹس ہیں جو احمدیت، اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوردین کے خلاف ہیں۔

☆سیکرٹری شعبہ تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کُل تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر نیشنل سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ ہالینڈ میں 361 لجنہ ممبرات ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تجنید کس طرح حاصل کی جاتی ہے۔ اس پر عرض کیا گیا کہ ماہانہ رپورٹ فارم کے ذریعہ اور سال کے ابتداء میں لوکل مجالس کو تلقین کی جاتی ہے کہ وہ اپنی updated تجنید لسٹ ارسال کریں۔

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معاونہ صدر انچارج شعبہ رشتہ ناطہ سے دریافت فرمایا کہ کتنے رشتے کروائے جاچکے ہیں؟ جس پر انہوں نے بتایا کہ الحمدللہ پانچ رشتے ہو چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا جماعت کی رشتہ ناطہ ٹیم کے ساتھ کوآرڈینیشن ہے؟ جس پر انچارج شعبہ نے بتایا کہ اب تک ایسا نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت کی رشتہ ناطہ کمیٹی میں صدر لجنہ بھی ایک ممبر ہوتی ہے کیا کوئی با قاعدہ میٹنگ نہیں کی گئی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ ناطہ کے حوالے سے counselling کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جس پر نیشنل سیکرٹری نے بتایا کہ اب تک counselling کا کام شروع نہیں کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا سیمینار رکھے جاتے ہیں، جہاں مختلف مسائل کے بارہ میں آگاہی ہو سکے؟ اس پر انچارج رشتہ ناطہ نے بتایا کہ اس سال ریفریشر کورس کے موقعہ پر ممبرات کو اس شعبہ کے بارہ میں آگاہ کیا گیا اور تربیتی سیمینار میں بھی رشتہ ناطہ کے حوالے سے موضوع رکھا گیا تھا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ پر حاضری کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ آپکی تجنید زیادہ ہے لیکن پچھلے دوروں کی نسبت اس جمعہ میں حاضری بہت کم تھی۔ ایسا کیوں؟ نیشنل صدر لجنہ نے بتایا کہ کُل حاضری 250 تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان میں سے بہت سے دور سے ممالک سے بھی آنے والی خواتین تھیں اور چھوٹے بچے بھی اس تعداد میں شامل کئے گئے ہیں۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری مال سے چندہ دہندگان کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 324 لجنہ چندہ دیتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر کہ ان میں سے کتنی کام کرتی ہیں اور کیا کام کرتی ہیں؟ نیشنل سیکرٹری مال نے بتایا کہ 19 لجنہ کام کرتی ہیں اور بعض پروفیشنل بھی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر، ڈینٹسٹ، ٹیچرز غیرہ۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فنڈ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ مختلف پروگرامز میں سٹالز وغیرہ کے ذریعہ لجنہ مسجد فنڈ جمع کر رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل صدر لجنہ نے کہا انشاء اللہ ایک لاکھ یورو ہم مسجد فنڈ میں دیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ذاتی وعدہ جات بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنا چندہ جمع ہوا ہے؟ جس پر نیشنل سیکرٹری مال نے بجٹ اور وصولی کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کم income کی کیا وجہ ہے؟ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 23 نادہندگان ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کچھ ممبرات زیادہ بھی دیتی ہونگی۔ نادہندگان کو کس طرح چندہ دینے کیلئے motivate کیا جائے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دی کہ بنیادی سطح، grass root level پر لوکل صدر/سیکرٹری مال فعال ہوں۔ ذاتی رابطہ رکھیں اور کوئی ذاتی بغض grudge نہ ہو لوکل صدر neutral (غیر جانبدار) ہو اور رابطہ رکھے، تعلقات بڑھائیں۔ فوراً چندہ نہ لیں لیکن انہیں پروگرام میں آنے کی تلقین کریں۔ تربیت اہم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انہیں بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے یہ تزکیۂ نفس کیلئے مالی قربانی ہے اور تربیت کیلئے، اصلاح کیلئے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تربیت صحیح کرلیں، چندہ خود ہی آجائے گا۔

☆اسکے بعد نیشنل سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ شعبہ اشاعت کا کام دو سیکشن میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اردو اور ڈچ۔ نیشنل سیکرٹری اشاعت اردو سیکشن نے بتایا کہ ہالینڈ میں رسالہ ’’خدیجہ‘‘ اور ’’پھول‘‘ شائع ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ سال میں کتنی بار رسالہ خدیجہ شائع ہوتا ہے اور کیا سبسکرپشن کا سسٹم ہے؟ اس پر نیشنل سیکرٹری اشاعت اردو نے بتایا کہ سال میں دو بار شائع کیا جاتا ہے اور اس رسالہ کو فروخت کیا جاتا ہے۔ لجنہ اس رسالہ کیلئے ڈونیشن بھی دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس رسالہ کیلئے مواد کیسے جمع کیا جاتا ہے۔ اس پر نیشنل سیکرٹری اشاعت اردو نے بتایا کہ ماشاء اللہ کافی لجنہ ہیں جو اس رسالہ کیلئے آرٹیکلز لکھتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس اچھے آرٹیکلز لکھنے والی لجنہ ہیں پھر سال میں تین بار بھی شائع کرسکتی ہیں۔ عصرِ حاضر کے مسائل، لڑکیوں کے مسائل کے بارہ میں اور ایسے عنوان پر آرٹیکلز ہوں جس سے بچیوں میں دلچسپی پیدا ہو۔

☆نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آن لائن قرآن کلاسز کی جاتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی لجنہ یہ کلاسز لیتی ہیں۔ اس پر نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ کُل 45 سٹوڈنٹس ہیں اور سال میں 476 کلاسز لگائی جاچکی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوکل سیکرٹریان تعلیم کے فعال ہونے کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ لوکل سطح پر بھی کام ہو رہا ہے اور لوکل قرآن کلاسز لگائی جاتی ہیں۔

☆نیشنل سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ تربیت کے پروگراموں کے حوالے سے دریافت فرمایا کہ کس طرح تربیت کی جاتی ہے۔ اس پر نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ سال کے ابتداء میں سالانہ تربیتی نصاب لوکل مجالس کو فراہم کیا جاتا ہے جس میں مختلف مضامین ہوتے ہیں اور خطبات کا خلاصہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ خطبات کا خلاصہ کیوں خطبات سننے کی طرف کیوں توجہ نہیں؟ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس اور لجنہ خطبات سنتی ہیں۔ اس پر نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ 9 مجالس کی رپورٹس کے مطابق 212 لجنہ ممبرات میں سے 190 لجنہ خطبات سنتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ live سنتی ہیں یا ریکارڈنگ؟ نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ live سنا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ لوکل مجالس کو ایک پرچہ تیار کر کے دیں جس میں خطبہ کے بارہ میں چند سوال ہوں۔ اجلاسات میں خطبہ کے بارہ میں پوچھنا الگ چیز ہے۔ ایک تحریری پرچہ بنائیں۔ اگر کوئی ممبر اپنا نام نہ لکھنا چاہے تو صرف مجلس کا نام بھی لکھ سکتی ہے اور یہ پرچہ ماہانہ لوکل مجالس کو پُر کرنے کیلئے دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقی تربیتی پروگرامز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ نیشنل سیمینار کیا گیا تھا اور 4 workshops منعقد کی گئیں جن میں تربیتی عنوان تھے جیسے کہ کامیاب ازدواجی زندگی اور سوشل میڈیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ counselling بھی کی گئی ہے؟ اس پر نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ نہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اس سے پہلے کہ مسائل سامنے آئیں آپ کو ابھی معلوم ہوجائے۔ ذاتی طور پر کاروائی کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اس سے ایک مجموعی طور پر جائزہ لیا جاسکے گا۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ پروگرامز تو منعقد کئے جاتے ہیں لیکن انکا نتیجہ کیا نکلتا ہے یہ اہم پہلو ہے۔

☆نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال 3 بیعتیں ہوئی ہیں۔ جن میں سے دو عورتیں اور ایک بچی ہے۔ حضور نے مزید دریافت فرمایا کہ کیا یہ بیعتیں لجنہ کے ذریعہ ہوئی ہیں اور کن ملکوں سے انکا تعلق ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا یہ بیعت لجنہ کے ذریعہ ہوئی ہیں اور

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
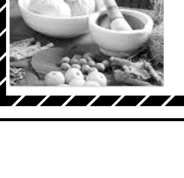
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ان عورتوں کا تعلق مراکش سے ہے۔

☆بعد ازاں نیشنل سیکرٹری ناصرات نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہالینڈ میں ناصرات کی کُل تعداد 50 ہے اور 2 مجالس میں کوئی ناصرات نہیں ہیں۔ایک سالانہ پلاننگ بنائی جاتی ہے جولوکل سیکرٹری ناصرات کو بھیجی جاتی ہے جس کے تحت کام ہوتا ہے۔ اس سال ناصرات کیلئے ایک introduction camp بھی رکھا گیا جس میں نئی شامل ہونے والی ناصرات کو ناصرات الاحمدیہ کے بارہ میں بتایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی ناصرات فعال ہیں اور اجلاسات میں حاضر ہوتی ہیں۔ اس پر نیشنل سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ ناصرات جذبہ سے شامل ہوتی ہیں۔ ناصرات کے 4 گروپس کیلئے ورک بُک بنائی گئی ہیں اور مختلف فارمز ہیں۔ پرچہ سلیبس کے مطابق ہوتا ہے۔ایک فارم میں یہ بھی جائزہ لیا جاتا ہے کہ کتنی سورتیں یاد کی گئیں۔ پورٹ فولیو کا سسٹم بھی ہے جس میں ناصرات اپنی ہرایکٹیویٹی لکھتی ہیں اور اجتماع کے موقعہ پر انعام دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا نماز، دعا سکھانا اور تربیتی امور بھی سلیبس میں شامل ہیں اور اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے؟ 7 سال کی عمر سے ہی بچیوں کو لباس کے بارہ میں بتائیں ٹانگیں ڈھکی ہونی چاہئیں۔ آہستہ آہستہ حیاء اور پردہ کا خیال رکھنے کے بارہ میں بتائیں۔ ورنہ 12 سال کی عمر میں وہ توجہ نہیں کریں گی۔تربیت کیلئے 7 سے 12 سال تک کی عمر ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری نومبائعات سے اس کے کام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔سیکرٹری نومبائعات نے بتایا کہ کُل 10 نومبائعات ہیں۔نیشنل سطح پر ایک ٹیم ہے اس میں ڈچ، عربی اور اردو بولنے والی ممبرات ہیں۔نو مبائعات کے ساتھ ذاتی طور پر رابطہ ہے۔ نومبائعات کو motivate کرنے کیلئے کوشش کی جاتی ہے اور نو مبائعات فعال ہیں۔ سیکرٹری نو مبائعات نے بتایا کہ نومبائعات کے تعلیمی معیار کیلئے نماز، قرآن اور اردو کی کلاسز لگائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ بنیادی چیزیں پہلے سکھائیں جیسے نماز، قرآن پاک، خطبات، حیاء اور لباس کا خیال ہو۔ یہ اہم امور ہیں۔ بعض کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ نقاب لازمی ہے چاہے باقی لباس چھوٹا ہو۔انہیں بتائیں کہ اگر جینز پہننی ہے تو لمبی گھٹنوں تک قمیض کے ساتھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کے بارہ میں بتائیں۔ انہیں معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ کیا تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا status کیا تھا اور ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت نبی مانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا تھا۔ ہم احمدی کیوں ہیں۔ ان سب باتوں کا نومبائعات کو علم ہونا چاہئے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مرکز یعنی مجلس دی ہیگ کی لوکل صدر صاحبہ سے مجلس دی ہیگ کی تجنید دریافت کی۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ دی ہیگ میں 58 لجنہ ممبرات ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری محاسبہ مال سے آڈٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ حساب کتاب ٹھیک جا رہا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ پہلے سال شعبہ مال کو تھوڑا وقت لگا تھا اس سال آڈٹ ٹھیک رہا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے جمع شدہ چندہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید نے وصول شدہ چندہ بتایا۔ حضور انور نے مزید دریافت فرمایا کہ جماعت کی کُل رقم کیا تھی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جماعت کی کُل رقم کا بھی آپ کو علم ہونا چاہئے۔ UK میں لجنہ جماعت کی collection کو دیکھتی ہے۔اگر جماعت میں 1.2 million جمع ہوا ہے جس میں سے 350000 لجنہ نے اکٹھا کیا ہے تو تقریباً 1/3 حصہ لجنہ کی طرف سے ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری ضیافت سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ انکی ضیافت کرتی ہیں یا اپنی؟ اس پر سیکرٹری ضیافت نے کہا سب کی ضیافت کی جاتی ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری صنعت ودستکاری نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مینا بازار لگائے جاتے ہیں اور 1600 euro اکٹھے ہوئے ہیں۔

☆نیشنل سیکرٹری خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 5 مجالس نے foodbank میں کھانا دیا یہ کام رمضان میں شروع کیا گیا تھا۔ اسکے علاوہ 2 لجنہ نے خون کا عطیہ دیا اور مختلف کام ہوئے جیسے ریٹائرمنٹ ہومز میں جانا اور Humanity First کے لئے سٹالز۔

☆نیشنل سیکرٹری صحت جسمانی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی لجنہ walk کرتی ہیں؟ جس پر نیشنل سیکرٹری صحت جسمانی نے بتایا کہ اسکا علم نہیں یہ ماہانہ رپورٹ میں نہیں پوچھا جاتا۔

☆نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا رسالہ ''پھول'' اور ''خدیجہ'' شائع کیا جاتا ہے۔ اس سال ''پھول'' کا خاص شمارہ تھا جس میں کتاب Early Stories of Islam کے مختلف باب جو پہلے ڈچ میں ترجمہ کئے گئے تھے اکٹھے کر کے شائع کئے گئے۔ اسکے علاوہ جماعت کی طرف سے کتاب دُنیا کا محسن کا 1/3 حصہ لجنہ کو ترجمہ کیلئے دیا گیا تھا جسکا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک اور کتاب اشاعت کے مرحلہ میں ہے اور فلائر اور visiting cards بھی بنائے گئے۔ آڈیو اور ویڈیو کے تحت بھی پروگرام ریکارڈ کئے گئے اور لجنات کو ڈیزائننگ کی فیلڈ میں آنے کیلئے motivate کیا جاتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نیشنل مجلس عاملہ کی ممبرات کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆نیشنل صدر لجنہ نے سوال کیا کہ کیا ہم حضور کی اجازت سے نگران واقفات نو مقرر کر سکتے ہیں۔ تا کہ ہم واقفات نو کیلئے زیادہ اور اچھے پروگرام بنا سکیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو اجازت ہے۔ کسی بھی مقصد کیلئے آپ تحریری طور پر خط لکھ کر پوچھ سکتی ہیں اور آپ کو اجازت مل جائے گی۔ یہ کوئی اصول کا معاملہ نہیں اگر آپ اپنی ضرورت کا صحیح جواز پیش کریں۔ واقفات نو کا کام لجنہ کے ذمہ ہی آتا ہے۔ وقف نو کوئی ایسی چیز نہیں جو لجنہ کے سسٹم سے باہر چلی گئی ہو۔ سلیبس مردوں سے لیں اور لجنہ نگرانی کرے۔ صدر لجنہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ لجنہ، ناصرات اور واقفات نو کو ساتھ لے کر چلے۔ وقف نو آپ سے الگ نہیں ہے وہ بھی ایک حصہ ہیں۔ وقف نو کا سلیبس 21 سال تک کیلئے تیار ہے۔ مزید coordination کیلئے وقف نو کا نصاب لجنہ اور ناصرات کے نصاب کے ساتھ ملا دیا جائے اور ایک بنا دیا جائے تو آسانی پیدا ہوگی۔

☆نیشنل سیکرٹری ناصرات نے سوال کیا: کیا ناصرات ایک exchange پروگرام میں حصہ لے سکتی ہیں؟ (یعنی ہماری ناصرات کسی اور ملک کی ناصرات کو ملنے جائیں اور وہاں کی یہاں آئیں)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کس طرح کا exchange پروگرام؟ اس پر نیشنل سیکرٹری ناصرات نے وضاحت کی جیسے UK کی ناصرات کے ساتھ مل کر پروگرام رکھا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کیلئے آپ لجنہ سیکشن، نیشنل صدر لجنہ UK سے رابطہ کر سکتی ہیں۔ خدام الاحمدیہ بھی کرتے ہیں exchange نہیں لیکن کھیل وغیرہ منعقد ہوتے ہیں۔ ناصرات آئیں اور ایک گھنٹہ میرے ساتھ کلاس رکھیں دو دن وہاں رہیں، نمازیں پڑھیں اور اپنے intractive پروگرام رکھیں۔

☆نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن نے سوال کیا کہ ہالینڈ میں پبلیکیشن کا جو کام ہو رہا ہے ہم اس کی رفتار کس طرح تیز کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنی potential کا آپ کو خود اندازہ ہوگا۔ اگر آپ سمجھتی ہیں کہ سب آپ خود کر سکتی ہیں تو کریں۔ یہ آپ پر منحصر کرتا ہے۔ ترجمانی کے کام کے بعد اشاعت کا کام بھی ہوتا ہے۔آپ کے پاس اسکے لئے فنڈنگ ہے؟ صرف تبلیغ ہی نہیں تربیت کے بھی مضامین ہیں۔ انہیں بھی شامل کریں بنیادی تعلیم وغیرہ۔ لجنہ خود اشاعت کا کام کر سکتی ہیں۔ لجنہ UK نے حال ہی میں کافی کتابوں کی اشاعت کا کام کیا ہے آپ ان سے پوچھ سکتی ہیں۔ لجنہ USA نے بھی کتب کی اشاعت کی ہے۔

صدر لجنہ نے بتایا کہ 2008 میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر لجنہ نے 5 کتب کا ترجمہ کر کے جماعت کو checking کیلئے دی تھیں لیکن ابھی تک process میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کو جماعت کی طرف سے جواب نہیں آتا تو مجھے اطلاع کریں۔ جس کتاب کا ترجمہ ہوتا ہے وہ مجھے ارسال کریں اور جماعت کو بھجوائیں۔ اگر دو ماہ بعد کوئی جواب نہیں آتا تو جماعت کو reminder لکھیں اور مجھے اس کی کاپی بھیجیں۔ اگر دو ہفتے میں جواب نہیں آتا تو پھر reminder لکھیں اور کاپی مجھے بھیجیں۔ پھر اگر اسکا ایک ہفتہ کے اندر جواب نہیں آتا تو پھر reminder لکھیں اور کاپی مجھے بھیجیں۔ میں بات کروں گا۔

☆نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن نے سوال کیا کہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ ایک ڈاکومنٹری بنانا چاہتی ہے جو ہالینڈ میں medieval دور سے لے کر اب تک اسلام کی تاریخ پر مبنی ہوگی۔ ہم نے اس پر ریسرچ بھی کی ہے اور مواد بھی اکٹھا کیا ہے لیکن ہمارے پاس ایسا ٹیکنیکل equipment نہیں کہ ہم ایک اچھی کوالٹی کا پروگرام بنا سکیں۔ کیا ہم MTA انٹرنیشنل کی مدد سے یہ پروگرام بنا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو آپ کی ریسرچ اور پلاننگ ہے اسکی synopsis مجھے بھیجیں۔ Script بعد کی بات ہے۔ یہاں بھی ٹیم کو دکھائیں پھر ٹیکنیکل equipment کا دیکھا جا سکتا ہے۔ جرمنی کی MTA ٹیم بھی مدد کر سکتی ہے۔

☆نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کون سی کتاب ہے جس کا ترجمہ ڈچ میں ہم کر سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

کلام الامام

''ہر وقت اس کے فضل کیلئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تا کہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 478)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

''جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 479)

طالب دُعا: طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

فرمایا کہ یہ تو جماعت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ وکالت تصنیف سے رابطہ کریں وہ آپکو بتا سکتے ہیں کہ کن کتب کے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ جماعت کے ساتھ تعاون اور کوآرڈینیشن (Coordination) ہونا چاہئے۔ آپ تحریری طور پر مجھے لکھیں۔

☆معاونہ صدر دوم نے سوال کیا: حضور ازراہ شفقت ہمیں وہ عملی اقدامات بتائیں جن سے ہم ہالینڈ کی لجنہ کو تبلیغ کرنے کی طرف motivate کر سکتے ہیں۔ تبلیغ ٹیم کو کون سے عملی steps اٹھانے چاہئیں کہ ہمیں اور بھی داعیات الی اللہ ملیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی تبلیغ ٹیم ہے۔ ساری لجنہ اس ٹیم میں نہیں شامل ہو سکتی۔ سپیشل ممبرات ہوں جو داعیان الی اللہ کا کام کر رہی ہوں۔ آپ معلوم کرائیں کہ کتنا وقت دے سکتی ہیں کتنی knowledge ہے۔ کونسی زبانوں میں عبور حاصل ہے۔ دیکھیں کس طرح کا پروگرام بنانا ہے۔ one-to-one تبلیغ کرنی ہے، فلائر یا کسی اور ذریعہ سے کرنی ہے۔ مجھے نہیں پتا کتنی لجنہ تبلیغ میں فعال ہیں اور کتنا وقت دے سکتی ہیں۔ اگر آپ ان سے پوچھیں اور آپ کو معلوم ہو کہ ان کے گھر میں اس وجہ سے ٹینشن پیدا ہوگی تو ان کو نہ شامل کریں۔ سب چیزوں کا خیال رکھیں اور صورت حال کے مطابق پلان بنائیں۔ ان سے پوچھیں کہ کیا مہینے میں چند گھنٹے فلائر distribution کیلئے نکال سکتی ہیں۔ تبلیغ کیلئے ہمت ہونی چاہئے۔ اگر تبادلہ خیال کرنے میں اپنی بات بتانے میں جھجک ہوتی ہے تو تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ ایسی لجنہ ہوں جو well spoken, well acquainted and well knowledged ہوں۔

☆نیشنل سیکرٹری تربیت نے سوال کیا کہ جو لجنہ کی ممبرات زیادہ تر گھروں میں رہتی ہیں، ہم انہیں کس طرح motivate کر سکتے ہیں کہ وہ پروگراموں میں شامل ہوں اور جماعت کے کاموں میں بھی حصہ لیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ایک مستقل طور پر کرنے والا کام ہے۔ ہر کسی کی situation مختلف ہے۔ اگر ایک عورت کے چھ بچے ہیں کیا وہ وقت نکال سکے گی۔ ذاتی تعلق پیدا کریں۔ یہاں اکثریت پاکستانیوں کی ہے جو اپنے دائرے میں ہی محدود رہنا چاہتے ہیں۔ اپنے دائرے سے باہر نکلیں۔ تبلیغ کیلئے ٹیم بنائیں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والی لجنہ کے الگ گروپ ہوں۔ عربی لجنہ عربی عورتوں کو تبلیغ کریں، بنگالی لجنہ بنگالی عورتوں اور پاکستانی لجنہ پاکستانی عورتوں کو۔ آج کل شام سے بہت لوگ آ رہے ہیں ان عربوں کو تبلیغ کرنے کیلئے ٹیمز بنائیں اس سے آپ کو مدد ملے گی۔

معاونہ صدر نے بتایا کہ یہاں عربی ڈیسک ہے جن کے ساتھ ہم کام کر رہے ہیں۔

☆نیشنل سیکرٹری تربیت نے سوال کیا کہ ان ممبرات لجنہ کے بارے میں رہنمائی فرمائیں جو سفر کے اخراجات کی وجہ سے پروگراموں میں شامل نہیں ہوتیں یا ان کے خاوندان کو لجنہ یا جماعتی پروگراموں میں لے کر نہیں جاتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنا چھوٹا سا آپ کا ملک ہے پھر بھی نہیں آسکتیں۔ 200 کلومیٹر کے اندر سارے ملک کا فاصلہ ہے۔ خاوندوں سے اجازت نہیں ملتی ہوگی۔ سب کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو یاد رکھنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اجلاسات لوکل یا ریجنل سطح پر ہوتے ہیں؟ اس پر بتایا گیا کہ لوکل اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوکل اجلاسات میں فاصلہ زیادہ سے زیادہ 30-20 کلومیٹر ہوگا یعنی آدھا گھنٹہ۔ یہ کوئی مشکل نہیں۔ آپ نصیحت کرتی جائیں۔ قرآن مجید میں بھی فذکّر کا ذکر آتا ہے یعنی نصیحت کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ اگر ان کے خاوند بھی نہیں آتے تو جماعتی نظام کو بتائیں۔ اگر لجنہ ممبر فعال ہو اور خاوند نہ ہو تو وہ کوئی اور بہانہ لگائے گی۔ اصل وجہ معلوم کریں اور لوکل صدر ان کے گھر جائے تا کہ انکو احساس ہو کہ جماعت ان کے پاس آئی ہے۔ مقصد تو یہ ہے کہ رابطے رہیں۔

آپ کی چھوٹی جماعت ہے صرف 361 لجنہ کی تجنید ہے لیکن صرف آدھی تعداد جمعہ پر آئی تھی اکثریت نہیں تھی۔ جرمنی میں لوگ اتنی دور دور سے اتنی تعداد میں آتے ہیں کہ جرمنی کے امیر صاحب منع کرتے ہیں کہ اور نہ آئیں جبکہ ادھر لوگوں کو بلانا پڑ رہا ہے۔

☆نیشنل سیکرٹری صحت جسمانی نے سوال کیا کہ کیا ہم لجنہ اور ناصرات کو دوسرے ممالک میں سیر کیلئے لے کر جاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر والدین اجازت دیتے ہیں تو اجازت ہے۔ جب ناصرات آسکتی ہیں تو لجنہ کیوں نہیں۔ ہمبرگ کی لجنہ بھی حال ہی میں visit پر آئی ہوئی تھیں۔ اسی طرح ناروے، فرانس سے بھی لجنہ آتی ہیں۔ آپ پہلے UK آئیں اور frequent visit کریں۔

☆نیشنل سیکرٹری محاسبہ مال نے سوال کیا کہ کیا آڈٹ کا کام ریجنل صدر بھی اپنے ریجن کا کرسکتی ہیں یا صرف سیکرٹری آڈٹ ہی کی ذمہ داری ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر وقتی طور پر ہے تو کرسکتی ہیں لیکن مستقل طور پر نہیں یہ سیکرٹری محاسبہ مال کی ذمہ داری ہے۔ ریجنل طور پر چندہ کی ادائیگی کے بارہ میں پوچھا جاسکتا ہے۔

آپ لوکل مجالس کو بجٹ دیتی ہیں جو زیادہ سے زیادہ 350 euro ہوتا ہوگا۔ اسکا کیسے آڈٹ کریں گی۔ اسکی ضرورت نہیں۔ جو وہ خرچ کرتی ہیں وہ آپ کو بتا دیتی ہیں اتنا کافی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی لجنہ غریب ہو لیکن وہ اجلاس پر آنا چاہتی ہے تو اس کا بندوبست کرنا چاہئے۔ لوکل بجٹ دیں۔ اگر 20 کلومیٹر آنا جانا ہوا تو 5 لیٹر پٹرول لگتا ہے یعنی 7.50 euro۔ اگر دو ماہ بعد یہ رقم اس غریب لجنہ کو دے دی جائے۔ آپ کی دس مجالس ہیں اور اگر سال کے چھ پروگرامز میں ایسا کیا جائے تو آپ کے بجٹ میں 450 euro نکالنا مشکل نہیں۔

☆نیشنل صدر لجنہ نے سوال کیا کہ بیت النور میں لجنہ کو آڈیو ویڈیو کی مشکل ہوتی ہے۔ نمازوں کے دوران آواز کا مسئلہ رہتا ہے۔ جماعت کو کافی بار بتایا جا چکا ہے۔ MTA کا بھی ڈائرکٹ لنک نہیں ہے حالانکہ TV موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنی ایک ٹیم بنائیں۔ یہاں واقفات نو کی کلاس میں بھی لڑکے ویڈیو کا کام کر رہے تھے۔ باقی ممالک میں ہم لڑکوں کو اجازت نہیں دیتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آڈیو اور MTA کے connection کے حوالے سے تحریری خط لکھنے کی ہدایت کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اتنی شکایات لکھیں جتنی مرد ہضم کرسکیں۔

☆نیشنل صدر لجنہ نے آخری سوال کیا کہ حضور نیشنل عاملہ خود اپنے آپ کو کس طرح بہتر ڈیویلپ کر سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا کام کیا ہے؟ آپ کے دستور اساسی میں لکھا ہوا ہے۔

آپ کو اپنے دائرے میں رہتے ہوئے پوری آزادی ہے۔ آپ ہر کام کر سکتی ہیں۔ ذاتی ڈیویلپمنٹ کیلئے احساس پیدا کریں۔ خدمت کا جذبہ پیدا کریں۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو، اسکے بدلے میں کبھی طالب آرام نہ ہو۔ نہ آرام نہ انعام۔

نیشنل صدر لجنہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چند تعلیمی certificate دکھائے۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ناصرات کیلئے بھی ایسے certificate ہوں۔

نیشنل مجلس عاملہ ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے چھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 191 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کرنے والی ہر فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ آج ملاقات کی سعادت پانے والی یہ فیملیز Arnhem, DenHaag, Zwolle, Amsterdam, Rotterdam اور Lelystad کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل تیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔

مدثر سعید، فراز ہارون چوہدری، انزل اکمل، طٰہٰ کریم محمود، سید صبیح احمد، ندیم احمد، وجاہت احمد، فادی کریم محمود، مزمل احمد، رانا قاصد احمد، مصور احمد، ہشام احمد، سفیر احمد، کاشف وڑائچ، ایان احمد صدیقی، بشیر الدین عرفان، عبدالرافع باجوہ، جہانزیب وڑائچ۔

عینی قرۃ العین ملہی، ہدیٰ ماریہ اکمل، عدیلہ احمد sheigh، سیدہ حمامۃ البشریٰ، سیدہ معارج شفیق، سیدہ دُرِّ عدن شفیق، وانیہ احمد انجم، فارعہ سید، فزا وڑائچ، nawera صدیقی، امۃ السبوح باجوہ، زارا سعید۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور کے دورہ ہالینڈ کے حوالہ سے اخبارات میں خبروں کی اشاعت

آج بھی ہالینڈ کے نیشنل اور ریجنل اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں اور مضامین شائع کئے۔

☆ہالینڈ کے نیشنل اخبار Algemenn Dagblad نے اپنے آج کے شمارہ میں ''امن کے خلیفہ کے ساتھ ذاتی ملاقات'' کی ہیڈنگ کے ساتھ خبر شائع کی۔ نیز اس خبر کی سب ہیڈنگ میں لکھا کہ ''ئن

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو جائے۔'' (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10 رجولائی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کیلئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔'' (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 26 رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبان، قادیان

سپیٹ کے جنگل میں لمبی قطاریں‘‘۔ اخبار نے خبر کی تفصیل دیتے ہوئے بتایا: نن سپیٹ کے جنگل میں مسلمانوں کی ایک لمبی قطار ہے۔ مرد ٹوپیاں پہنے کھڑے ہوئے ہیں اور ان میں بعض کی داڑھی بھی ہے۔ سیکورٹی ان تمام لوگوں کی checking کرتی ہے اور یہ حفاظت کے تمام انتظامات وہ اپنے امام خلیفہ مرزا مسرور احمد کیلئے سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ 207 ممالک میں پھیلے ہوئے کئی ملین احمدی مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ ہالینڈ کی جماعت چھوٹی ہے۔ یہاں تقریباً 1800 ماننے والے رہتے ہیں اور یہ ایک خاص بات ہے کہ خلیفہ یہاں Veluwe میں قیام کررہے ہیں۔

اس اخبار نے لکھا کہ: باوجود مخالفت کے یہ جماعت بڑھ رہی ہے کیونکہ خلیفہ امن کے پیغام کا پرچار کرتے ہیں: قرآن صرف جہاد کی نہیں بلکہ باہمی عزت کی تعلیم دیتا ہے۔

مرزا مسرور احمد صاحب کو پارلیمنٹ میں دعوت دی گئی تھی۔ جہاں منگل کے روز انہوں نے House of Representative میں امن کا پیغام دیا۔ اس سے قبل یوکے کی پارلیمنٹ میں بھی اور جرمنوں کو بھی اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی آپ نے خطابات فرمائے ہیں۔

یہاں بہت سی کاریں موجود ہیں اور ان میں سے بہت سی بیرون ملک سے آئی ہوئی ہیں۔ خلیفہ یوکے میں رہتے ہیں، مگر اب آپ کے ماننے والوں کیلئے یہ موقع ہے کہ وہ آپ سے مل سکیں۔ یہاں Security کا بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ چونکہ مسلم دنیا میں ان کی مخالفت کی جاتی ہے اس لئے سیکورٹی کی ضرورت بھی ہے۔ ایک ایک کر کے مسلمان مرد اندر جا کر ملاقات کا شرف پاتے ہیں۔ اب تک یہاں کوئی عورت نظر نہیں آئی۔ (اخبار نے لکھا ہے ورنہ فیملی ملاقاتوں میں عورتیں اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ملتے رہے ہیں۔ یہ جرنلسٹ اس حصہ میں تھے جہاں مرد احباب ملاقات کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ خواتین دوسری جانب تھیں) بہر حال لوگوں کے ہاتھوں میں شہد ہے جو کہ وہ خلیفہ سے متبرک کروائیں گے۔ یہ بھی محبت کا ایک اظہار ہے۔

خلیفہ کی شخصیت سے بلاشبہ ایک خاص رعب جھلکتا ہوا نظر آرہا ہے۔

خلیفہ نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ اگر بالخصوص مسلم دنیا کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔

Middle-East میں لوگ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا کا ان حالات میں دخل دینا ان کی اپنی طاقت کو بڑھانے کی غرض سے ہے۔ ان حالات میں خلیفہ سے پوچھا گیا کہ وہ دنیا کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟

اس پر خلیفہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ ’’عقل مندی کا مظاہرہ کریں۔‘‘

خلیفہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ مغرب میں رہنے والے لوگ ڈرتے ہیں کہ Refugees میں IS کے بھی بندے ہو سکتے ہیں۔

ان کے مطابق مغربی دنیا میں مسلمان جو جنگ کیلئے جاتے ہیں وہ مایوسیت کا شکار اور بے روزگار ہیں۔ نیز انہیں غلط طور پر Brainwash کیا گیا ہے۔

خلیفہ کے مطابق IS مغرب کے خلاف جو جہاد کر رہی ہے اس کا کوئی وجود ہی نہیں اور جب قرآنی آیات جو جنگ کا حکم دیتی ہیں ان کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ جواب دیتے ہیں کہ جنگ کے حوالہ سے قرآن کریم میں 190 آیات پائی جاتی ہیں جبکہ تورات میں 550 آیات پائی جاتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب سیاق وسباق کے مطابق ان آیات کو پڑھا جائے تو اصل مضمون کی سمجھ آتی ہے۔ مسلمان صرف دفاع کیلئے جنگ کر سکتے ہیں اور جب ان پر جنگ مسلط کی جائے۔ جہاد کا مطلب مذہب کی حفاظت کرنا ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

گفتگو ختم ہونے کے بعد مصافحہ اور تصویر کا موقع بھی ملتا ہے۔ باہر نکلتے وقت بھی دیکھتے ہیں کہ ابھی تک قطار ختم نہیں ہوئی اور جو پہلا بندہ نظر آرہا ہے اس کے ہاتھ میں بھی شہد کی ایک بوتل ہے۔

☆ ہالینڈ کے ریجنل اخبارات نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ ان میں Eindhoven Dagblad، De Stentor، PZC، BN de Stem اور Brabantse Dagblad شامل ہیں۔

ان اخبارات نے 10 راکتوبر کی اشاعت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ذکر کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع کی اور خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دنیا کی مختلف Parliaments میں دورہ جات کے متعلق ایک علیحدہ Heading دی۔ ایک تصویر ملاقات کے انتظار میں کھڑے ہوئے لوگوں کی بھی دی۔

☆ ان اخبارات میں ’’احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا سے ملاقات‘‘ کے عنوان سے بھی خبریں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات نے لکھا:

خلیفہ مرزا مسرور احمد ایک ہفتہ نن سپیٹ میں رہیں گے جہاں لوگوں کا اس وقت ہجوم ہے۔ نن سپیٹ کے جنگل میں مسلمانوں کی ایک لمبی قطار ہے۔ سیکیورٹی کے خصوصی انتظامات ہیں جو مرزا مسرور احمد صاحب کیلئے کئے گئے ہیں جو 207 ممالک میں پھیلے ہوئے کئی ملین احمدی مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ آپ ان کو ایک اسلامی پوپ کی طرح سمجھ لیں۔ اس جماعت کی بنیاد مرزا غلام احمد از انڈیا نے 1889 میں رکھی تھی۔ حضرت مرزا مسرور احمد پانچویں خلیفہ ہیں۔

مسرور احمد کو ڈچ پارلیمنٹ نے دعوت دی ہے۔ منگل کے روز انہوں نے House of Representative میں اپنے امن کے پیغام کا پرچار کیا۔ اس سے قبل یوکے کی پارلیمنٹ میں بھی اور جرمنوں کو بھی اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی آپ نے خطابات فرمائے۔

آپ کے ماننے والے آپ سے مختصر ملاقاتیں کر سکتے ہیں۔ یہاں بہت سی کاریں ہیں اور بہت سی کاریں بیرون ملک سے آئی ہوئی ہیں۔ خلیفہ یوکے میں رہتے ہیں مگر اب آپ کے ماننے والوں کیلئے یہ موقع ہے کہ وہ آپ سے مل سکیں۔ یہاں Security کا بھی انتظام کیا ہوا ہے کیونکہ اس کی ضرورت بھی ہے کیونکہ مسلم دنیا میں ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ ایک ایک کر کے مسلمان مرد اندر جا کر ملاقات کا شرف پاتے ہیں۔ اب تک یہاں کوئی عورت نظر نہیں آئی۔ (اخبار نے لکھا ہے ورنہ فیملی ملاقاتوں میں عورتیں اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ملتے رہے ہیں۔ یہ جرنلسٹ اس حصہ میں تھے جہاں مرد احباب ملاقات کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ خواتین دوسری جانب تھیں) بہر حال لوگوں کے ہاتھوں میں شہد ہے جو کہ وہ خلیفہ سے متبرک کروائیں گے۔ یہ بھی محبت کا ایک اظہار ہے۔

خلیفہ کی شخصیت میں بلاشبہ ایک خاص رعب جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ خلیفہ نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ خاص طور پر اگر مسلم دنیا کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔

Middle-East میں لوگ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا کا ان حالات میں دخل دینا ان کی اپنی طاقت کو بڑھانے کی غرض سے ہے۔ ان حالات میں مرزا مسرور کی دنیا کو کیا نصیحت ہے؟ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ’’عقل مندی کا مظاہرہ کریں۔‘‘

خلیفہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ مغرب میں رہنے والے لوگ ڈرتے ہیں کہ Refugees میں IS کے بھی بندے ہو سکتے ہیں۔

مغربی دنیا میں مسلمان جو جنگ کیلئے جاتے ہیں وہ frustrated ہیں اور unemployed ہیں۔ نیز غلط تعلیمات سے brainwash ہوئے ہیں۔

خلیفہ کے مطابق یہ جہاد جو IS مغرب کے خلاف کر رہی ہے اس کا کوئی وجود ہی نہیں اور جب قرآنی آیات کے متعلق سوال کیا جائے جو جنگ کا حکم دیتی ہیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ قرآن کریم میں 190 آیات ایسی پائی جاتی ہیں اور تورات میں ایسی آیات کی تعداد 550 ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب سیاق وسباق کے مطابق ان آیات کو پڑھا جائے تو اصل مضمون کی سمجھ آتی ہے۔ مسلمانوں پر جب جنگ مسلط کی جائے تو وہ صرف خود حفاظتی کے طور پر اقدامات لے سکتے ہیں۔ جہاد کا مطلب مذہب کی حفاظت کرنا ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

گفتگو ختم ہونے کے بعد مصافحہ کا موقع ملتا ہے اور تصویر کا بھی۔ باہر نکلتے ہوئے ابھی تک قطار ختم نہیں ہوئی اور جو پہلا بندہ نظر آتا ہے اس کے ہاتھ میں بھی شہد کی ایک شیشی ہوتی ہے۔

☆ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف پارلیمنٹس میں دورہ جات کے حوالہ سے ’’امن کا خلیفہ یورپ کے parliaments کے دورے کررہا ہے‘‘ کے عنوان سے خبر شائع کی گئی۔

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے اخبار نے لکھا:

’’خلیفہ مرزا مسرور احمد پارلیمنٹ کی دعوت پر ہالینڈ تشریف لائے تاکہ وہ اپنے پیغام کا پرچار کرسکیں۔ وہ پہلے یوکے، جرمنی اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی خطابات کر چکے ہیں۔ مسلم دنیا میں حقیقی لیڈرز نہیں ہیں مگر یہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کی باتوں کو کئی ملین افراد اپنے لئے مشعل راہ بناتے ہیں۔ مغرب میں بلاشبہ ایک امن پسند اسلامی پیغام کی سخت ضرورت ہے۔ مسلم دنیا میں خلیفہ کی مخالفت کی جاتی ہے بلکہ پاکستان میں ان کے ماننے والے اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہلا سکتے۔ اس جماعت نے ہالینڈ کی پہلی مسجد، مسجد مبارک کو 1955 میں تعمیر کیا۔ ہالینڈ میں ان کی تعداد تقریباً 1800 ہوگی۔‘‘

☆......☆......☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اللہ تعالیٰ کا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر احسان ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورت بھی نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جانے والی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بعض عورتوں نے نیکی، تقویٰ اور قربانیوں کے مَردوں سے بھی زیادہ اچھے اور اونچے معیار قائم کئے اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کیں جو سنہری حروف میں لکھی جانے والی ہیں

اسلامی تاریخ کے دورِ اوّل اور آخرین کی جماعت میں عورتوں کے ذوق وشوق عبادت، دینی غیرت، مصائب وشدائد پر صبر واستقامت، جرأت وبہادری، مالی قربانی، تبلیغ ودعوت الی اللہ اور راہِ مولا میں قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقع پر 28 جولائی 2007ء بروز ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (العنکبوت:70)

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ (الحج:36)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ (البقرۃ:155)

اللہ تعالیٰ کا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر احسان ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورت بھی نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جانے والی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بعض عورتوں نے نیکی، تقویٰ اور قربانیوں کے مَردوں سے بھی زیادہ اچھے اور اونچے معیار قائم کئے اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کیں جو سنہری حروف میں لکھی جانے والی ہیں۔ جیسا کہ قرونِ اولیٰ کی عورتوں نے ایسی مثالیں قائم کی تھیں جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

یہ آیات جو مَیں نے پہلے تلاوت کی ہیں ان میں پہلی آیت سورۃ العنکبوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ’’وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے‘‘۔

تو یہ ہے خلاصہ اُن لوگوں کا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں کہ جہاد کا تعلق صرف تلوار سے نہیں ہے بلکہ اصل چیز ہے کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جانا۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی راہنمائی فرماتا ہے، ان کی خواہشات پوری کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کے راستے میں قربانیاں دینے سے، اس کے اور اس کے رسولؐ کے احکامات پر عمل کر کے اس کی راہیں اختیار کی جاسکتی ہیں۔ پس یہ آج جو جہاد ہے جو ہر احمدی کر رہا ہے، یہی جہاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی احمدی عورت کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں پیچھے نہیں ہے۔

پھر جو مَیں نے دوسری آیت تلاوت کی سورۃ حج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو، صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں‘‘۔

یہ جو آیت مَیں نے پڑھی اس سے پہلی آیت جو ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے عاجزی کرنے والوں کو بشارت دی ہے اور پھر جیسا کہ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یہ بشارت ان لوگوں کو دی گئی ہے جو اللہ کا ذکر بلند کرنے والے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کے خوف سے پُر ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی سختیاں جھیلتے ہیں اور اس پر انتہائی بشاشت سے صبر کرتے ہیں۔ اور یہ بشارت والے وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازیں وقت پر پڑھتے ہیں، اللہ کے عبادت گزار ہیں۔ اور چوتھی بات یہ کہ یہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ دین کی ضروریات کے لئے اگر ضرورت پڑے تو بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اگر کہا جائے تو وہاں بھی خرچ کرتے ہیں۔ یعنی اللہ کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں، اللہ کے دین کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کی بشارت پانے والے ہیں۔

اور پھر تیسری آیت جو مَیں نے پڑھی وہ سورۃ بقرہ کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے، ثباتِ قدم دکھاتے ہوئے اگر قتل بھی ہو جائیں تو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ لوگ جنہوں نے اپنی جان دی ہے وہ مُردہ نہیں ہیں، مرنہیں گئے بلکہ ایک اُخروی زندگی پانے والے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق وہ جنتوں کے وارث بنیں گے۔ یہ احساس جس قوم میں پیدا ہو جائے کہ میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے، وہ قوم مرا نہیں کرتی بلکہ اس کے ہر فرد کی قربانی ہزاروں قربانیوں کے بیج بوتی ہے۔ یہ نظارے ہم نے قرونِ اولیٰ میں صحابیات میں دیکھے اور یہ نظارے ہم نے اس زمانے میں مسیح ومہدی کے ماننے والوں میں بھی دیکھے اور دیکھتے ہیں۔

آج مَیں نے تاریخ سے کچھ واقعات لئے ہیں جو اسلامی تاریخ اور آخرین کی جماعت میں سے بھی ہیں جنہوں نے یہ قربانیاں دیں۔ یہ ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانیاں دینی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا قربانیوں سے ہی حاصل ہوگی۔

پہلی مثال جو مَیں نے لی ہے، وہ یہ ہے کہ دعاؤں کی طرف کس طرح شغف ہوتا تھا۔ حضرت جویریہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ ایک دن صبح کو مسجد میں جاکر دعا کر رہی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور دیکھتے ہوئے چلے گئے۔ دوپہر کے وقت آئے تو تب بھی ان کو اسی حالت میں پایا۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منہ حدیث 3555 دار المعرفہ، بیروت 2002ء)

تو یہ تھیں وہ عابدات جو عبادتوں میں اس طرح مشغول ہوتی تھیں کہ صبح سے دوپہر ہو جاتی تھی۔

پھر اوائل اسلام میں ایک مثال ہے کہ اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں۔ ان کی اسلام سے محبت اس قدر شدید تھی کہ ان کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے خاوند مالک چونکہ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے اور حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا تبدیلیٔ مذہب پر اصرار کرتی تھیں اس لئے دونوں میں کشیدگی پیدا ہوگئی اور مالک ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں انتقال کیا۔ ابوطلحہ نے جو اسی قبیلے کے تھے اُمّ سُلیم سے نکاح کا پیغام دیا۔ تو اُمِّ سلیمؓ نے اسی عذر کی وجہ سے کہ ابوطلحہ بھی مسلمان نہیں تھے رشتے سے انکار کر دیا۔ یعنی ابوطلحہ چونکہ مشرک تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ میں تو رشتہ نہیں کر سکتی کیونکہ میرے پہلے خاوند سے جھگڑے کی یہی وجہ تھی۔ تو انہوں نے کہا اگر تم اسلام قبول کر لو تو یہی میرا حق مہر ہوگا اس کے علاوہ کوئی مہر نہیں مانگوں گی۔

(اسد الغابہ، جزء 6، صفحہ 356-355، ام سلیم بنت ملحان 7471، دار الفکر بیروت 2003ء)

تو یہ تھے ان لوگوں کے نمونے جو آج بھی ہمارے سامنے مشعلِ راہ ہیں۔ بعض اس بات کو محسوس نہیں کرتیں کہ مذہب سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مذہب کا ہمیشہ ایک احمدی لڑکی کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ میں احمدی ہوں اور اگر میں کہیں باہر رشتہ کرتی ہوں تو میری آنے والی نسل جو ہے اس میں بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور میرے مذہب میں بھی بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ دوسرے گھر میں جاکر، ایک غیر مذہب میں جاکر میں ان کے زیرِ اثر آسکتی ہوں۔ تو یہ ایسی چیزیں ہیں جو آج بھی ہمارے لئے مثال ہیں۔

پھر اُمّ المومنین حضرت اُمِّ حبیبہؓ کا ایک غیرتِ ایمانی کا واقعہ ہے۔ امام زُہری روایت کرتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل ابوسفیان مدینہ آئے۔ وہ صلح حدیبیہ کی مدّت بڑھانا چاہتے تھے۔ وہ اپنی بیٹی اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گئے اور بستر پر جاکر بیٹھنے لگے اور وہ بستر تھا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھا کرتے تھے۔ تو حضرت اُمِّ حبیبہؓ نے بستر لپیٹ دیا کہ ابوسفیان اس پر نہ بیٹھیں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ بیٹی! تم نے اس بستر کو مجھ پر ترجیح دی ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ یہ بستر ایسا پاک ہے کہ میں اس پر بیٹھنے کے لائق نہیں۔ اس پر حضرت اُمِّ حبیبہؓ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، مقدس بستر ہے اور تم ایک ناپاک مشرک شخص ہو۔ گو میرے باپ ہو لیکن تمہارا وہ مقام نہیں کہ اس بستر پر بیٹھ سکو۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جزء 8 صفحہ 142، رملۃ بنت ابی سفیان 11191، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

پھر تکالیف کس طرح برداشت کرتی تھیں۔ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسولِ کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے ہجرت کے لئے روانہ ہونے کے بعد قریش کا ایک وفد ہماری طرف آیا جن میں ابوجہل بھی شامل تھا۔ تو جب وہ دروازے پر آئے تو میں ان کی طرف نکلی۔ انہوں نے پوچھا کہ تیرا باپ ابوبکر کہاں ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں نہیں جانتی۔ حضرت اسماء کہتی ہیں کہ ابوجہل جو کہ بدگو اور خبیث تھا، اس نے میرے گال پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ میرے کان کی بالی بھی اس میں سے نکل کر دور جا پڑی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، باب ہجرۃ الرسول ﷺ صفحہ 344، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

تو یہ تکلیفیں شروع میں برداشت کرنی پڑیں۔ یہ تو ہلکی سی تکلیف ہے، آگے واقعات آئیں گے کہ کس طرح تکلیفیں برداشت کرتی تھیں۔

پھر قریش کے خاندان بنو عدی کی ایک شاخ بنی مؤمل کی لونڈی تھی حضرت لبینہؓ۔ بعد بعثت کے ابتدائی سالوں میں ان کو اسلام میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب اپنے اسلام لانے سے پہلے اتنے برافروختہ ہوئے کہ ان کو روزانہ زدوکوب کیا کرتے تھے۔ جب مارتے تھک جاتے تھے تو کہتے تھے کہ اب میں تھک گیا ہوں اس لئے تجھے چھوڑا ہے اور اب بھی اس نئے دین کو یعنی اسلام کو ترک کر دے، نہیں تو جب دوبارہ میری طاقت بحال ہوگی پھر ماروں گا۔ وہ جواب میں کہتیں کہ ہرگز نہیں، تو جتنا ظلم ڈھا سکتا ہے ڈھالے۔ میں یہی کہوں گی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کرے۔ بالآخر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں خرید کر آزاد کروایا۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 248، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

حضرت صفیہؓ نے حضرت زبیرؓ کی تربیت بڑے عمدہ طریق پر کی۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا یہ بیٹا بڑا ہو کر ایک نڈر اور بہادر سپاہی بنے۔ چنانچہ وہ حضرت زبیرؓ سے سخت محنت اور مشقت کے کام لیتی تھیں۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 163، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

آج واقفینِ نَو کی جو مائیں ہیں ان کے لئے بھی یہ مشعلِ راہ ہے۔ بجائے اس کے کہ ناجائز ضروریات پوری کرکے، اپنے بچوں کے نخرے برداشت کرکے ان کو ایسی عادت ڈالیں کہ اُن کو سہل پسندی کی عادت پڑ جائے، ان کو سختی کی عادت ڈالیں۔ یہ تربیت ہے جو آپ نے واقفینِ نَو کی کرنی ہے تاکہ جب وہ میدانِ عمل میں آئیں تو ہر آزمائش پر، ہر مشکل پر وہ ایک چٹان بن کر کھڑے ہو جائیں اور کبھی ان کا دل کسی مشکل کو دیکھ کر اور کسی مصیبت کو دیکھ کر ان کو کمزوری کی طرف لے جانے والا نہ ہو۔

پھر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارہ میں آتا ہے کہ جب انہوں نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ ہجرت کی جن کا مَیں نے پہلے واقعہ سنایا تو غزوۂ اُحد میں جب مسلمانوں نے شکست کھائی تو وہ مدینہ سے نکلیں، صحابہ سے عتاب آمیز لہجے میں کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چل دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو حضرت زبیرؓ کو بلا کر ارشاد کیا کہ حمزہ کی لاش نہ دیکھنے پائیں۔ حضرت زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایا تو بولیں کہ مَیں اپنے بھائی کے ساتھ جو سلوک ہوا اس کی لاش کے ساتھ جو ماجرا ہوا وہ تو مَیں سن چکی ہوں لیکن خدا کی راہ میں یہ تو کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ یہ نہ فکر کرو کہ اس کو دیکھ کر میرا دل دُکھے گا اور میں برداشت نہیں کرسکوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کو لاش دیکھنے کی اجازت دیدی اور وہ لاش کے پاس گئیں۔ بھائی کے بکھرے ہوئے ٹکڑے دیکھے لیکن اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر چُپ ہو گئیں اور مغفرت کی دعا کی۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 166-167، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

پھر بنی دینار کی انصاری خاتون کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہارِ محبت کا اظہار ہے۔ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد سے واپسی پر بنو دینار کی ایسی عورت کے پاس سے گزرے جس کا خاوند، بھائی اور والد جنگِ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے اور شہید ہو گئے تھے۔ جب صحابہ نے ان کی وفات کی اطلاع دی تو کہنے لگیں کہ مجھے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: اے اُمِّ فلاں وہ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ وہ اس حال میں ہیں جو تُو سننا پسند کرتی ہے۔ وہ کہنے لگی مجھے انہیں دکھا دو تاکہ مَیں خود دیکھ لوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر اس نے اشارہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھ لیا تو کہنے لگی ''کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ'' کہ اگر آپ بخیریت ہیں تو پھر ہر مصیبت معمولی ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، باب شان عاصم بن ثابت صفحہ 545 دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس تاریخ کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے میدان سے واپس تشریف لائے تو مدینہ کی عورتیں اور بچے شہر سے باہر استقبال کے لئے آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی باگ ایک پرانے اور بہادر انصاری صحابی سعد بن معاذ نے پکڑی ہوئی تھی اور فخر سے آگے آگے چل رہے تھے۔ شہر کے پاس اُنہیں اپنی بڑھیا ماں نظر آئی جس کی نظر کمزور ہو چکی تھی اور اُحد کی جنگ میں اُن کا ایک بیٹا بھی مارا گیا تھا تو وہ بھی عورتوں کے آگے کھڑی تھیں اور یہ معلوم کرنے کے لئے دیکھ رہی تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ تو ان کے بیٹے سعدؓ بن معاذ نے سمجھا کہ میری ماں کو اپنے بیٹے کا بھی غم ہوگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر انہوں نے کہا کہ ان کی تسلّی کے لئے کچھ الفاظ کہہ دیں، ان کو حوصلہ دلائیں اور تسلّی دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بی بی! بڑا افسوس ہے کہ تیرا لڑکا اس جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ بڑھیا کی نظر کمزور تھی اس لئے وہ آپؐ کے چہرہ کو نہ دیکھ سکی، وہ اِدھر اُدھر دیکھتی رہی۔ آخر کار اس کی نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ٹِک گئی۔ وہ آپؐ کے قریب آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں نے آپؐ کو سلامت دیکھ لیا تو آپ سمجھیں کہ مَیں نے مصیبت کو بھون کر کھا لیا۔ (ماخوذ از الازہار لذوات الخمار حصہ دوئم صفحہ 174 مطبوعہ قادیان)

پھر صبر کی ایک اَور مثال۔ ''ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ سیدۃ النساء اونٹ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔'' کھال کا بڑا موٹا سا لباس ہے۔ ''اور اس میں تیرہ پیوند لگے ہوئے ہیں۔'' آج ہمیں شکرگزار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات کیے ہوئے ہیں کہ جب اعلیٰ سے اعلیٰ لباس ہم پہن سکتے ہیں ''اور آٹا گوندھ رہی ہیں اور زبان پر کلام اللہ کا وِرد جاری ہے۔ حضورؐ یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے''۔ آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اور فرمایا: ''فاطمہ! دنیا کی تکلیف کا صبر سے خاتمہ کر اور آخرت کی دائمی مسرّت کا انتظار کر، اللہ تمہیں نیک اجر دے گا۔''

(تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 135، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

اس کے بعد ایک اور مثال ہے۔ کس طرح یہ مشعلِ راہ ہے آجکل کی ان عورتوں کے لئے بھی، ان بیویوں کے لئے بھی جو خاوندوں سے ناجائز مطالبات کرتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے۔ حضرت فاطمہؓ سے کچھ کھانے کو مانگا کہ کچھ کھانے کو دو۔ تو آپؓ نے بتایا کہ آج تیسرا دن ہے گھر میں جَو کا ایک دانہ تک نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے فاطمہ! مجھ سے تم نے ذکر کیوں نہیں کیا کہ مَیں کوئی انتظام کرتا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میرے باپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصتی کے وقت نصیحت کی تھی کہ مَیں کبھی سوال کرکے آپ کو شرمندہ نہ کروں۔ یہ نہ ہو کہ آپ کے حالات ایسے ہوں اور مَیں سوال کروں اور وہ میری خواہش پوری نہ ہو سکے اور اس کی وجہ سے آپ پر بوجھ پڑے یا قرض لے کر پورا کریں یا ویسے دل میں ایک پریشانی پیدا ہو کہ مَیں اس کی خواہش پوری نہیں کر سکا۔ (ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 136، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

تو یہ ایک ایسی بات ہے جو ہر عورت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہر اس عورت کے لئے جو خاوندوں سے ناجائز مطالبات کرتی ہے۔

پھر صبر کی ایک اور مثال ہے۔ علامہ ابن سعد نے طبقات میں بیان کیا ہے کہ حضرت اُمِّ شریک نے اسلام قبول کیا تو ان کے مشرک عزیز و اقارب جو تھے وہ اُن کو دھوپ میں کھڑا کر دیا کرتے تھے اور ان کو اس حالت میں روٹی کے ساتھ شہد کھلاتے تھے تاکہ زیادہ گرمی لگے، حلق خشک ہو اور پھر پانی نہیں دیتے تھے۔ جب اس طرح تین دن گزر گئے تو مشرکین نے کہا کہ جو دین تم نے اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ وہ تین دن رات کی جو فاقہ کشی تھی اس سے بالکل بدحواس ہو گئیں تھیں۔ مشرکین کی بات کا مطلب نہیں سمجھیں۔ جب ان لوگوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو وہ سمجھ گئیں کہ یہ لوگ مجھ سے توحید کا انکار کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ فوراً بولیں خدا کی قسم! میں تو اسی عقیدے پر قائم ہوں۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 243، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

یہ نہیں کہ صرف خود ہی انہوں نے اسلام قبول کر لیا بلکہ ان کے متعلق آتا ہے کہ نہایت سرگرمی سے قریش کی عورتوں کو بھی اسلام کی دعوت دیا کرتی تھیں اور کوئی کسی قسم کی سختی ان کو اس کام سے نہیں روک سکی جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد کیا تھا اور جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا۔

پھر حضرت اُمِّ عُبیسؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ایک لونڈی تھیں اور ابتدائی مسلمانوں میں سے تھیں اور اسلام لانے کی وجہ سے مکّہ کا مشرک رئیس اسود بن عبد یغوث ان پر بے پناہ ظلم کیا کرتا تھا لیکن وہ کسی صورت میں اسلام سے منحرف نہیں ہوتی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے انہیں خرید کر آزاد کیا۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 249، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

پھر حضرت سمیعہ اُمِّ عمّار بن یاسر کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کا نمبر اسلام قبول کرنے والوں میں ساتواں تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد کچھ دن اطمینان سے گزرے تھے کہ قریش کا ظلم و ستم شروع ہو گیا اور بتدریج بڑھتا چلا گیا۔ چنانچہ جو شخص جس مسلمان پر قابو پاتا تھا، طرح طرح کی دردناک تکلیفیں اسے دیتا تھا۔ حضرت سمیعہ کو بھی ان کے خاندان نے شرک پہ مجبور کیا لیکن وہ اپنے عقیدے پر نہایت شدت سے قائم رہیں۔ جس کا صلہ یہ ملا کہ مشرکین ان کو مکّہ کی جلتی اور تپتی ریت پر لوہے کی زِرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گزرتے تو یہ حالت دیکھ کر فرماتے: آلِ یاسر صبر کرو، اس کے عوض تمہارے لئے جنت ہے۔ اور ابوجہل نے ایک دن ان کو ایک نیزہ مار کر شہید کر دیا۔

(اسد الغابہ جزء 6 صفحہ 155-156 باب سمیعۃ ام عمار دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کے بارہ میں آتا ہے کہ آپ اپنے خاوند سعید بن زید کے ساتھ مسلمان ہوئیں۔ یہ اوائل اسلام کا واقعہ ہے۔ ان کے کچھ دنوں کے بعد ان کے بھائی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے جو کہ دراصل اُنہی کی وجہ سے مسلمان ہوئے تھے۔ بڑا مشہور واقعہ ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت حمزہؓ کے مسلمان ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قتل کے ارادہ سے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک صحابی سے ملاقات ہوئی۔ اس سے پوچھا کہ کیا تم نے آبائی مذہب چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب اختیار کر لیا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں لیکن پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہارے بہن اور بہنوئی نے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کا مذہب قبول کر لیا ہے۔ حضرت عمر سیدھے بہن کے گھر پہنچے۔ دروازہ بند تھا اور وہ قرآن پڑھ رہی تھیں۔ ان کی آہٹ پا کر چھپ گئیں اور قرآن کے جو اجزاء تھے، صفحے تھے اور کتاب کی صورت میں تو ہوتا نہیں تھا، مختلف جگہوں پر لکھا ہوتا تھا، ان کو چھپا دیا۔ لیکن آواز حضرت عمر کے کان میں پڑ چکی تھی۔ پوچھا یہ کیا آواز تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سن چکا ہوں کہ تم دونوں مرتد ہو گئے ہو۔ یہ کہہ کر بہنوئی سے لڑنے لگے۔ اُس کا گریبان پکڑا۔ حضرت فاطمہؓ بچانے کے لئے آگے آئیں تو اُن کو بھی مارا اور بال پکڑ کر گھسیٹے۔ اور اس قدر مارا کہ ان کا بدن لہولہان ہو گیا۔ اس کی مختلف روایتیں ہیں کہ ناک سے خون بہہ گیا، جب مکّا مارا۔ تو بہرحال اس روایت میں یہ ہے کہ اس حالت میں حضرت عمر کی بہن کے منہ سے نکلا کہ عمر! جو ہو سکتا ہے کر لو لیکن اب اسلام ہمارے دل سے نہیں نکل سکتا۔ اِن الفاظ نے حضرت عمر کے دل پر ایک خاص اثر کیا۔ بہن کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھا۔ زخمی تو بہن پہلے ہی تھیں، دل نرم ہو رہا تھا۔ اُن کے بدن سے خون جاری تھا، یہ دیکھ کر اَور بھی رقّت پیدا ہوئی۔ فرمایا کہ تم لوگ جو پڑھ رہے تھے مجھ کو بھی سناؤ۔ حضرت فاطمہ نے قرآن کے اجزاء لا کر سامنے رکھ دیئے۔ حضرت عمر اُن کو پڑھتے جاتے تھے اور ان پر رعب طاری ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک آیت پر پہنچ کر پکار اٹھے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

(اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 223 باب فاطمۃ بنت الخطاب دار الفکر بیروت 2003ء) (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 643-644 باب عمر بن الخطاب دار الفکر بیروت 2003ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جزء 8 صفحہ 271 باب فاطمۃ بنت الخطاب، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

پھر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبدالمطلب کے بارے میں آتا ہے کہ غزوۂ اُحد کی طرح غزوہ خندق میں بھی انہوں نے نہایت ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا۔ اور انصار کے قلعوں میں سب سے زیادہ مستحکم جو قلعہ تھا یہ بنو قریظہ کی آبادی سے ملا ہوا

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

تھا۔اُس کی حفاظت کے لئے حضرت حسّانؓ کو متعین کیا گیا۔ یہ ایک شاعر تھے۔ یہود نے یہ دیکھ کر کہ تمام جمعیت یعنی مسلمانوں کی تمام جو طاقت ہے اور تمام مسلمان لوگ ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف ہیں تو اُس طرف سے جو محفوظ جگہ تھی قلعے پر حملہ کر دیا اور قلعے کے پھاٹک تک پہنچنے کا موقع ڈھونڈ رہا تھا تو حضرت صفیہؓ نے دیکھ لیا اور حضرت حسّان سے کہا کہ اُتر کر قتل کر دو ورنہ یہ دشمنوں کو جا کر پتہ دیدے گا۔ کیونکہ مدینہ کا وہ حصہ کمزور تھا۔ حضرت حسانؓ نے معذوری ظاہر کی۔ حضرت صفیہؓ نے خیمے کی ایک چوب اکھاڑلی اور اُتر کر یہودی کے سر پر اس زور سے ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ حضرت صفیہ چلی آئیں اور حسّان سے کہا کہ اب مَیں نے اس کو مارا ہے، سر پھٹ گیا، بیہوش پڑا ہے تم جا کر اس کو باندھ دو یا کپڑے اتار لو اور اُس کا سر کاٹ کے قلعے کے نیچے پھینک دو تا کہ یہودی مرعوب ہو جائیں۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اور یہ کام بھی حضرت صفیہؓ کو ہی کرنا پڑا۔ اس طرح پھر یہودیوں کو اس طرف سے حملے کی جرأت نہیں ہوئی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جزء 8 صفحہ 214، کتاب النساء حرف الصاد المھملۃ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن جب لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دُور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت اُمِّ سُلیمؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے کپڑے سمیٹے ہوئے تھیں اور میں ان کے پاؤں دیکھ رہا تھا کہ پانی کی مشقیں اٹھائے ہوئے لا رہی تھیں اور ان لوگوں کو یعنی زخمیوں کو پلا رہی تھیں اور لَوٹ جاتیں اور پھر اَور مشقیں بھر کر لاتیں اور اُن کو پلانے لگتیں۔ تو اس طرح یہ خواتین بھی جنگ کے دنوں میں خدمات کیا کرتی تھیں۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب غزوۃ النساء وقتالھن مع الرجال حدیث 2880 دار الکتاب العربی بیروت 2004ء)

ایک روایت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ماں کے لئے سب سے بڑی قربانی بچے کی ہوتی ہے مگر میں اس کے لئے بھی ایک عورت کی مثال پیش کرتا ہوں جو پہلے شدید کافرہ تھی۔ ایرانیوں کے ساتھ ایک جنگ میں مسلمانوں کو سخت شکست ہوئی۔ وہ اس کا ازالہ کرنے کے لئے، شکست کا بدلہ لینے کے لئے پھر جمع ہوئے۔ مگر پھر ایرانی کثرتِ تعداد اور جو جنگ کا ساز و سامان تھا اُس کی وجہ سے غالب ہوتے نظر آ رہے تھے۔ ہاتھیوں کے ریلے کا مقابلہ بھی ان سے مشکل سے ہوتا تھا چنانچہ آخری دن کی جنگ میں بہت سے صحابہ مارے گئے۔ آخر مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اگلے روز آخری فیصلہ کُن جنگ کی جائے تو خنساء نامی ایک عورت جو بڑی شاعرہ اور ادیب گزری ہے، اس کے چار بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلایا اور کہا: میرے بچو! میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ تمہارا باپ جواری تھا۔ میں نے چار دفعہ اپنے بھائی کی جائیداد تقسیم کرا کر اُسے دی مگر اس نے چاروں دفعہ جوئے میں برباد کر دی۔ گویا نہ صرف یہ کہ اپنی جائیداد دی بلکہ میرے بھائی کی جائیداد بھی لٹا گیا۔ مگر اس کے باوجود اس کی موت کے بعد میں نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اور اس کے خاندان کو بٹّہ نہیں لگایا اور بڑی محنت سے تم لوگوں کی پرورش کی۔ آج اس حق کو یاد کرا کر میں تم سے مطالبہ کرتی ہوں یا تو تم جنگ میں فتح حاصل کر کے آنا یا مارے جانا، ناکامی کی حالت میں مجھے واپس آ کر منہ نہ دکھانا ورنہ میں تمہیں اپنا یہ حق نہ بخشوں گی۔ اس جنگ کی تفصیل ایسی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہر مسلمان اپنی جان کو میدانِ جنگ میں اس طرح پھینک رہا تھا جس طرح کھیل کے میدان میں فُٹبال پھینکا جاتا ہے۔ عین دوپہر کے وقت جب معرکۂ جنگ نہایت شدّت سے ہو رہا تھا تو خنساء آئیں اور انہوں نے دیکھا کہ اس معرکے سے بہادروں کا واپس آنا مشکل ہے۔ انہوں نے اس وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے خدا! میں نے اپنے بچے دین کے لئے قربان کر دیئے ہیں، اب تُو ہی ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جنگ فتح ہو گئی اور ان کے بچے بھی زندہ واپس آ گئے۔

پھر ایک واقعہ کا ذکر اس طرح ہے۔ ہندہ کی مثال ہے۔ اُن کے خاوند ابوسفیان نے بیس سال تک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور فتح مکہ پر مسلمان ہوئے تو ہندہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شدید بغض رکھتی تھیں۔ جنگ اُحد میں حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد انہوں نے ہی ان کے ناک اور کان کٹوائے تھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ ان کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ اُحد کی جنگ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا اور اس طرح مسلمان شہداء کی لاشیں کفار کے رحم و کرم پر تھیں۔ حضرت حمزہؓ نے ایک خاص آدمی کو مارا تھا تو اُس وقت ہندہ نے جیسا کہ میں نے کہا، ان کی لاش کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا۔ اس کا مُثلہ کروایا تھا۔ وہ اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی خطرناک دشمن تھیں۔ فتح مکہ کے بعد وہ اور ان کے خاوند ابوسفیان بھی جب ایمان لائے اور ان کے لڑکے حضرت معاویہ بھی ایمان لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی قوتِ قدسی نے اُن کی کایا پلٹ دی۔ پھر وہ لوگ اسلام کے لئے لڑے اور اسلام کی بڑی خدمت کی۔ تو کہتے ہیں کہ ایک جنگ کے موقعہ پر ہرقل کی فوجوں کے سامنے سخت معرکہ درپیش تھا۔ مسلمانوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ساٹھ ہزار تھی اور دشمن کی تعداد دس لاکھ بعض نے لکھی ہے اور بعض عیسائی مؤرخین نے تین چار لاکھ بھی لکھی ہے۔ تو بہرحال مسلمانوں سے کم از کم پانچ چھ گنا زیادہ تعداد تھی۔ تو ایک دفعہ دشمن کی طرف سے ایسا سخت حملہ ہؤا کہ مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ ہندہ نے جو اپنے خیمے میں تھیں، جب غبار اٹھتا دیکھا۔ جب پیچھے ہٹ رہے تھے مٹی اٹھتی دیکھی تو کسی سے پوچھا کہ یہ کیسا غبار ہے؟ تو اُس نے بتایا کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی ہے، وہ پسپا ہو رہے ہیں۔ ہندہ نے عورتوں سے کہا کہ اگر مردوں نے شکست کھائی ہے اور اسلام کے نام کو بٹّہ لگایا ہے تو آؤ ہم مقابلہ کریں۔ عورتوں نے اُن سے دریافت کیا کہ ہم کس طرح مقابلہ کر سکتی ہیں؟ انہوں نے کہا ہم مسلمانوں کے گھوڑوں کو ڈنڈے ماریں گی اور کہیں گی تم نے پیٹھ دکھائی ہے تو اب ہم آگے جاتی ہیں۔ اُس وقت ابوسفیان اور دوسرے صحابہ واپس آ رہے تھے کیونکہ ریلا بہت سخت تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ہندہ آگے آئیں اور اُن کے گھوڑوں کو ڈنڈے مارنے شروع کر دیئے۔ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا تم تو کفر کی حالت میں بھی اپنی بہادری کی بہت شیخیاں مارا کرتے تھے۔ مگر اب مسلمان ہو کر اس قدر بزدلی دکھا رہے ہو حالانکہ اسلام میں تو شہادت کی موت زندگی ہے۔ اس پر ابوسفیان نے مسلمانوں سے کہا کہ واپس چلو، ہندہ کے ڈنڈے دشمن کی تلوار سے زیادہ سخت ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے پھر حملہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے پھر ان کو فتح عطا فرمائی۔ (ماخوذ از الفضل قادیان 29 نومبر 1934، صفحہ 7 جلد 22 شمارہ 66)

تو یہ ایک عورت تھی جس نے اس جنگ کی کایا پلٹوائی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہدِ خلافت میں یرموک کی ہولناک لڑائی پیش آئی تو شوقِ جہاد نے حضرت اسماءؓ کو گھر نہ بیٹھنے دیا۔ وہ اپنے اہلِ خاندان کے ہمراہ اس لڑائی میں شریک ہوئیں اور بڑی ثابت قدمی سے داد شجاعت دی۔ ایک موقع پر عیسائی مسلمانوں کو دباتے دباتے عورتوں کے خیموں تک آ پہنچے۔ جنگ ہو رہی تھی، عیسائی فوج زیادہ تھی انہوں نے اتنا سخت حملہ کیا کہ مسلمان پیچھے ہٹتے ہٹتے عورتوں کے خیموں تک آ گئے۔ حضرت اسماء اور دوسری دخترانِ اسلام جو وہاں بیٹھی تھیں، انہوں نے خیموں کی چوبیں اتار لیں۔ لکڑیاں جو تھیں، بانس لگے ہوئے تھے وہ اتار لیے اور دشمنوں پر پل پڑیں اور ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس لڑائی میں حضرت اسماء نے تنہا اپنی لکڑی سے نو رومیوں کو قتل کیا۔ (تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 399، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

پھر حضرت ازدہؓ بنتِ حارث کے متعلق آتا ہے جو ایک صحابی سیدنا حضرت عتبہ بن غزوان کی اہلیہ تھیں کہ انہوں نے عراق اور عرب کے کئی معرکوں میں اپنے شوہر کے ساتھ مجاہدانہ شرکت کی۔ روایت میں لکھا ہے کہ دریائے دجلہ کے قریب اہلِ میسان اور مسلمانوں کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی۔ اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت مغیرہؓ عورتوں کو میدانِ جنگ سے بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ جس وقت دونوں فوجوں میں گھمسان کی جنگ جاری تھی ازدہ نے عورتوں سے کہا: اس وقت اگر ہم مسلمانوں کی مدد کرتے تو نہایت مناسب تھا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنے دوپٹے کا ایک بڑا علم بنایا، دوپٹے سے جھنڈا بنایا۔ اور دوسری خواتین نے بھی اپنے اپنے دوپٹوں سے چھوٹے چھوٹے جھنڈے بنا لئے۔ پھر یہ سب اپنے جھنڈے لہراتی ہوئیں، جنگ کا جو موقعہ تھا اس کے قریب پہنچ گئیں اور اہلِ میسان نے جو مسلمانوں کے مخالفین اور دشمن تھے انہوں نے سمجھا کہ مسلمانوں کے لئے کوئی نئی مدد آ گئی ہے اور تازہ دم فوج آ گئی ہے۔ اُن کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 458-457، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

تو یہ تھی اس وقت عورتوں کی حاضر دماغی اور بہادری اور جرأت کہ کس طرح انہوں نے مردوں کی مدد کی اور جنگ کی کایا پلٹ دی۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن، 13 رنومبر 2015)

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

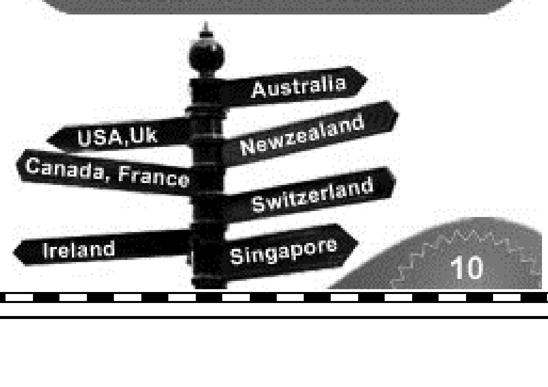

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 اکتوبر 2015ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

(بنت مکرم نذیر احمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ، بھلوال ضلع سرگودھا حال کینیڈا) آف کولیئرز وڈ۔ یوکے

24 اکتوبر 2015 کو بعارضہ کینسر 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بھلوال سے 2011 میں لندن آئی تھیں اور اسی وقت سے زیر علاج تھیں۔ پاکستان میں اپنی مجلس میں سیکرٹری ناصرات اور یوکے میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بیماری کے باوجود جماعتی پروگراموں میں شرکت کرتیں اور تعلیم القرآن کلاسز میں باقاعدگی سے شمولیت کرتی تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی ہمشیرہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ماسٹر سعید احمد خان صاحب

(ابن مکرم مصطفیٰ خان صاحب، امیر ضلع دھولپور، راجستھان، انڈیا)

8 اکتوبر 2015 کو نور ہسپتال قادیان میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق ملکانہ یوپی کی جماعت صالح نگر سے تھا اور ملازمت کے سلسلہ میں دھولپور، راجستھان میں مقیم تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ امیر ضلع دھولپور کے علاوہ نائب زونل امیر دھولپور، چیئرمین تعلیمی کمیٹی یوپی، ناظم ضلع انصار اللہ دھولپور، سیکرٹری مال صالح نگر کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق، مہمان نواز، نہایت ایماندار اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ہندو مذہب کے بارہ میں کافی علم تھا۔ اخبارات میں جب اعتراضات چھپتے تو اس کا بروقت جواب دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا بیٹا بھی سلسلہ کی خدمت کر رہا ہے۔

(2) مکرمہ سلمٰی قدسیہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم سجاد احمد خان صاحب آف راولپنڈی، پاکستان)

13 ستمبر 2015 کو 3 سال بیمار رہنے کے بعد 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو چھوٹی عمر میں وصیت کے بابرکت نظام میں شمولیت کی توفیق ملی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، چندہ جات میں باقاعدہ، خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضور کے خطبات بہت شوق سے سنتی تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک واقف نو بیٹا بعمر 10 سال یادگار چھوڑا ہے۔

(3) مکرم محمد غیاث علی قریشی صاحب

(ابن مکرم عباس خان صاحب مرحوم، جرمنی)

6 اکتوبر 2015 کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو کراچی میں صدر حلقہ کے علاوہ مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 1996ء میں آپ جرمنی شفٹ ہوگئے جہاں آپ نے صدر جماعت بالنگن (Balingen) نیز Reutlingen میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں آپ کو وقف عارضی کے تحت تین بار البانیا، ایک بار مالٹا اور آئس لینڈ میں تبلیغی مساعی کی توفیق ملی۔ مرحوم پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ کے ذریعہ متعدد سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت شفیق، ہنس مکھ اور زندہ دل، مہمان نواز، اچھے اخلاق کے مالک، مخلص اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے نہایت عقیدت، محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ امۃ الجمیل جدران صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبدالرفیق جدران صاحب، امریکہ)

یکم اکتوبر 2015 کو طویل علالت کے بعد 57 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے کینسر کے موذی مرض کا سات سال نہایت صبر اور حوصلہ سے مقابلہ کیا۔ بوقت وفات آپ جماعت منی سوٹا (Minnesota) امریکہ میں سیکرٹری ضیافت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ قبل ازیں آپ کو کینیڈا میں بھی لجنہ کی سیکرٹری ضیافت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بیاہ کر اپنے شوہر کے پاس غانا چلی گئیں اور وہاں 11 سال تک مقیم رہیں تو اس دوران بھی جماعتی مہمانوں کی خدمت کی بہت توفیق پائی۔ آپ بہت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، جماعتی خدمت میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......☆......

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6736: میں محمد اسحاق خان ولد مکرم ریاض الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسبی ڈاکخانہ کوسبی ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4675 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل رحیم خان — العبد: محمد اسحاق خان — گواہ: انصار علی خان

مسل نمبر 7670: میں جمیلہ بی زوجہ مکرم محمد گمشا والی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن کنڈور، رائے پرتی ضلع ورنگل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: آدھا تولہ (22 کریٹ)، زیور نقرئی: 12 تولہ (حق مہر کے عوض میں)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد گمشا والی — الامۃ: جمیلہ بی — گواہ: نورالدین

مسل نمبر 7671: میں مشاق احمد ولد مکرم محمد مسعود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن چندہ پور نظام آباد صوبہ تیلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ نور احمد میاں — العبد: محمد مشاق احمد — گواہ: ہدایت اللہ

مسل نمبر 7673: میں فائزہ امیر ٹی۔ کے بنت مکرم امیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن thuppilikkadan(h) ڈاکخانہ kalkulam۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالی ایک جوڑی 4 گرام، ایک عدد نیکلیس 8 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم — الامۃ: فائزہ امیر ٹی۔ کے — گواہ: نجیب ایم۔ پی

مسل نمبر 7674: میں امۃ المتین بنت مکرم عبدالسلام ٹاک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن شاھمدان کالونی، نٹی پورہ ضلع سرینگر صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ساڑھے تین تولے، باغ ایک کنال ساڑھے تین مرلہ واقع یاری پورہ۔ میرا گزارہ آمد از جائداد -/10,000 روپئے سالانہ اور جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحیم ساجد — الامۃ: امۃ المتین — گواہ: عبدالسلام ٹاک

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09417020616
Editor : 08283058886
e-mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 19 November 2015 Issue No. 47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض للہ عقد اُخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے اقرارِ اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نورالدین کی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 13-نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح-لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو عشق اور محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ نہ کچھ پڑھا ہو یا سنا ہو جانتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ سے محض للہ عقد اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے۔ اقرار اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نورالدین کی ہے۔تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ہے۔خادمانہ حالت کا بیمثال نمونہ اگر کسی نے قائم کیا تو وہ حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین نے قائم کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے عجز وانکسار میں اگر ہمیں کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کا بھی اعلیٰ معیار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے قائم کیا اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔آپ علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرمایا کہ ''چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے''

پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار حضرت مولانا نورالدین کے معیار کو بنا دیا کہ اگر ہر ایک نورالدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کے بعض واقعات بیان فرمائے ہیں۔ان واقعات کو پڑھ کر آقا وغلام مرشد ومرید کے دوطرفہ تعلق اور محبت کے نمونے نظر آتے ہیں۔ عاجزی اور انکساری کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔اخلاص و وفا کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے۔اس پر آپ نے وطن واپس جانے کا نام تک نہ لیا۔اس وقت آپ اپنے وطن بھیرہ میں ایک شاندار مکان بنا رہے تھے۔بعض دوستوں نے کہا بھی کہ آپ ایک دفعہ جا کر مکان تو دیکھ آئیں لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا ہے اب اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں جب انجمن کے بعض عمائدین اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے لگ گئے تھے اور دنیا داری کا رنگ ان پر غالب آ رہا تھا بہت سے معاملات جب انجمن میں پیش ہوتے تو عموماً حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت مصلح موعود کی رائے ایک ہوتی تھی اور بعض دوسرے بڑے سرکردہ ممبران کی مختلف ہوتی تھی۔ بہرحال ایک ایسے ہی موقع پر ایک مجلس میں سوال پیش ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بند کرنے کا معاملہ پیش ہوا۔حضرت مصلح موعود اس کو بند کرنے کے خلاف تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی رائے بھی یہی تھی کہ اس کو بند نہ کیا جائے۔اس واقعہ کا اس پر بڑی زوردار بحث ہو رہی تھی آخر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہونا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول چونکہ ادب کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے بات نہ کرسکتے تھے اس لئے آپ نے مجھے اپنا ذریعہ اور ہتھیار بنایا ہوا تھا وہ مجھے بات بتا دیتے اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچا دیتا۔آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی عطا کی۔اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے بات کرنے کے ادب اور احترام کا بھی پتا چلتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہن ایک پیر صاحب کی مرید تھیں وہ قادیان میں آئیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ جب واپس گئیں تو ان کے پیر صاحب کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی۔انہوں نے کہا میں نے تو مرزا صاحب کو اس لئے مانا ہے کہ اگر آپ کو نہ مانا تو قیامت کے دن مجھے جوتیاں پڑیں گی آپ بتائیں کہ آپ اس دن کیا کریں گے۔وہ پیر کہنے لگا کہ یہ نورالدین کی شرارت معلوم ہوتی ہے اسی نے تجھے یہ بات سمجھا کر میرے پاس بھیجا ہے مگر تمہیں اس بارے میں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔جب قیامت کا دن آئے گا اور پل صراط پر سب لوگ اکٹھے ہوں گے تو تمہارے گناہ میں خود اٹھا لوں گا اور تم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جانا۔انہوں نے کہا پیر صاحب ہم تو جنت میں چلے گئے پھر آپ کا کیا بنے گا۔وہ کہنے لگے جب فرشتے میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں لال لال آنکھیں دکھا کر کہوں گا کہ کیا ہمارے نانا امام حسین کی شہادت کافی نہیں تھی کہ آج قیامت کے دن ہمیں بھی ستایا جا رہا ہے۔ پس یہ سنتے فرشتے شرمندہ ہو کر دوڑ جائیں گے اور ہم بھی چھلانگیں مارتے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اخلاص عاجزی اور سادگی کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ خدمت کے لئے مختلف سامانوں کی ضرورت ہوتی تھی کھانا پکوانے کی ضرورت ہوتی تھی۔شروع شروع میں جب قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے پاس مہمان آتے تھے۔سودا وغیرہ لانے کی ضرورت ہوتی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ یہ کام صرف ہمارے خاندان کے افراد نہیں کرسکتے تھے اکثر یہی ہوا کرتا تھا کہ جماعت کے افراد مل ملا کر وہ کام کر دیا کرتے تھے۔اس وقت طریق یہ تھا لنگر خانے کا باقاعدہ انتظام تو نہیں تھا کہ اگر ایندھن آ جاتا اور وہ اندر ڈالنا ہوتا یعنی سٹور میں رکھنا ہوتا تو گھر کی خادمہ آواز دے دیتی کہ ایندھن آیا ہے کوئی آدمی ہے تو وہ آ جائے اور ایندھن اندر ڈال دے۔ایک دفعہ لنگر خانے کے لئے اوپلوں کا ایک گڈا آیا (وہ جو جلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اوپلے) بادل بھی آیا ہوا تھا خادمہ نے آواز دی تا کوئی آدمی مل جائے تو وہ اوپلوں کو اندر رکھوا دے مگر اس کی آواز کی طرف کسی نے توجہ نہ کی۔آپ نے جب دیکھا کہ خادمہ کی آواز کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی تو آپ نے فرمایا اچھا آج ہم ہی آدمی بن جاتے ہیں یہ کہہ کر آپ نے اوپلے اٹھائے اور اندر ڈالنے شروع کر دیئے۔

پھر ایک اور مثال جس سے حضرت خلیفہ اول کا اخلاص بھی ظاہر ہوتا ہے اور توکل بھی حضرت میر صاحب سخت بیمار ہو گئے۔قولنج کا اتنا سخت حملہ ہوا کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ آپریشن ہونا چاہیے۔بعض لوگوں نے کہا کہ بعض یونانی دواؤں سے بغیر آپریشن کے بھی آرام ہو جاتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تار دے دیا کہ جس حالت میں بھی ہوں آ جائیں۔آپ مطب میں بیٹھے ہوئے تھے کوٹ بھی نہیں پہنا ہوا تھا پیسے بھی پاس نہ تھے۔آپ غالباً حکیم غلام محمد صاحب کو ساتھ لے کر پیدل بٹالہ پہنچے۔سٹیشن پر جا کر بیٹھے اور چلنے میں کمزور تھے لیکن اس کے باوجود کیونکہ حکم آیا کہ فوراً پہنچو اسی طرح چل کر بٹالہ پیدل پہنچ گئے۔اب دیکھیں یہ اخلاص اور اطاعت ہے کہ زیادہ چلنے میں آپ کو دقت ہوتی تھی لیکن حکم ہوا تو بٹالے تک تقریباً گیارہ میل کا فاصلہ پیدل پہنچے ہیں۔حکیم صاحب نے کہا کہ اب کرائے وغیرہ کا کیا انتظام ہوگا حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ یہاں بیٹھو اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی انتظام کر دے گا۔توکل کی یہ مثال ہے۔اتنے میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا آپ حکیم نورالدین صاحب ہیں آپ نے فرمایا ہاں وہ شخص کہنے لگا کہ ابھی گاڑی آنے میں دس پندرہ منٹ باقی ہیں اور میں نے سٹیشن ماسٹر سے کہہ بھی دیا ہے کہ وہ آپ کا انتظار کرے۔ میں بٹالے کا تحصیل دار ہوں میری بیوی بہت سخت بیمار ہے آپ ذرا چل کر اسے دیکھ آئیں۔آپ گئے مریضہ کو دیکھ کر نسخہ لکھا اور سٹیشن پر واپس آ گئے۔وہ شخص بھی ساتھ آیا تحصیل دار اور کہا کہ آپ چل کر گاڑی میں بیٹھیں میں ٹکٹ لے کر آتا ہوں اور ساتھ پچاس روپے نقد دیئے اور کہا کہ یہ حقیر ہدیہ ہے اسے قبول فرمائیں۔آپ دہلی پہنچے اور جا کر میر صاحب کا علاج کیا۔حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح توکل کا مقام ہے۔توکل کے صحیح مقام پر جو لوگ ہوتے ہیں وہ کسی سے منہ سے مانگتے نہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کی توجہ اس طرف پھیر دیتا ہے اور انتظام کر دیتا ہے لیکن وہ خود جن کو توکل ہوتا ہے اللہ پہ وہ خود کسی کے پاس نہیں جاتے بلکہ اللہ تعالیٰ خود بھیجتا ہے ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے۔تو یہ توکل کا بہت اعلیٰ مقام ہے جو آپ کو حاصل تھا۔حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک مریض آیا اور اس نے ذکر کیا کہ مولوی صاحب سے میں نے علاج کروایا تھا جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دن بیمار تھے مگر جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ اسی وقت اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہی مولوی صاحب کو تحریک کر کے یہاں لایا ہے اور اب ہزاروں لوگ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اگر مولوی صاحب یہاں نہ آتے تو ان لوگوں کا کس طرح علاج ہوتا۔ پس مولوی صاحب کا وجود بھی خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔یہ شکرگزاری تھی لیکن غلو نہیں تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عاجزی کی جو انتہا تھی اس کا ذکر ایک صحابی کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے کیا ہے کہتے ہیں ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو ملنے کے لئے آیا آپ مسجد مبارک میں بیٹھے تھے اور دروازے کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ایک آدمی سیدھے سادھے کپڑوں والا آ گیا اور آ کر جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ یہ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے سمجھا کہ یہ کوئی جوتی چور ہے چنانچہ میں نے اپنی جوتیوں کی نگرانی شروع کر دی کہیں وہ لے کر بھاگ نہ جائے کہنے لگے اسکے کچھ عرصے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ فوت ہو گئے اور میں نے سنا کہ آپ کی جگہ کوئی اور شخص خلیفہ بن گیا ہے اس پر میں بیعت کرنے کے لئے آیا جب میں نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ وہی شخص تھا جس کو میں نے اپنی بیوقوفی سے جوتی چور سمجھا تھا یعنی حضرت خلیفہ اول اور میں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور آپکے نام پر فساد پیدا کرنے والوں کو بھی عقل دے اور سمجھ دے اور ہمیں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق اس نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج ماریشس کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور ماریشس میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو چکے ہیں وہ اپنی سینٹری منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور یہ سو سال آئندہ وہاں نئی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں اور نئے سے نئے منصوبے کریں وہاں بعض فسادی لوگ بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی جماعت کو محفوظ رکھے اور ہر شر سے بچائے اور ہر لحاظ سے جلسے کو اور ان کے پروگراموں کو بابرکت فرمائے۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad